عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۰ | ۴ تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ مئی ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۵۲

توضیح و تشریح

الوکیل جل جلالہ

آیات قرآنیہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

سالارِ ختم نبوت شہید اعظم رحمۃ اللہ علیہ

اسلام اور اہل اسلام کی ذمہ داریاں

باطل کی محنت اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

توبہ بار بار توڑنا:

س:..... میں ایک بیماری میں مبتلا ہوں کئی دفعہ توبہ کرکے توڑ چکا ہوں، کیا میرے بار بار توبہ توڑنے کے بعد بھی میری توبہ قبول ہوگی؟

ج:..... سچے دل سے توبہ کرلیجئے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائیں سو سال کا کافر بھی بارگاہ الٰہی میں توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں اس لئے مایوس نہ ہونا چاہئے، باقی بیماری کا علاج کراتے رہیں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں۔

قطع رحمی کا وبال کس پر ہوگا؟

س:..... میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا کہ "جس نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھا گویا اس نے اسے قتل کردیا"۔ عرض یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی سے زیادتی کرے تو یہ حدیث کس شخص پر ہے کہ اگر معلوم ہے تو وہ پہلے بولے گا یا یہ کہ جس سے زیادتی ہوئی یا کہ یہ گناہ دونوں پر ہوگا؟

ج:..... (۱) یہ حدیث صحیح ہے مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۸ میں ابوداؤد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابوداؤد کے علاوہ مسند احمد اور مستدرک حاکم وغیرہ میں بھی ہے:

"حضرت ابی خراش روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھا اس نے گویا اس کو قتل کردیا۔"

مقصود اس حدیث سے قطع تعلق کے وبال سے ڈرانا ہے کہ وہ اتنا سنگین گناہ ہے جیسے کسی کو قتل کردینا۔

(۲) دو شخصوں کے درمیان رنجش اسی وقت ہوتی ہے جبکہ ایک شخص دوسرے پر زیادتی کرے، اور جس شخص پر زیادتی ہوئی ہو ظاہر ہے کہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کو بدلہ لینے کا بھی حق ہے (بدلہ کی نوعیت اہل علم کے سامنے پیش کرکے ان سے دریافت کرلیا جائے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟) اور طبعی طور پر رنج ہونا بھی لازم ہے، لیکن شریعت نے تین دن کے بعد ایسا رنج رکھنے کی اجازت نہیں دی کہ بول چال اور سلام دعا بھی بند رہے۔

(۳) جن دو شخصوں یا بھائیوں کے درمیان رنجش ہو ان کو چاہئے کہ تین دن کے بعد رنجش ختم کردیں، اور جو شخص اس رنجش کو ختم کرنے میں پہل کرے وہ اجر عظیم کا مستحق ہے۔

(۴) اور جس شخص نے اپنے بھائی پر زیادتی کی ہو وہ اپنے بھائی سے معافی مانگے اور اس کی تلافی ہوسکتی ہو تو تلافی بھی کرے۔

(۵) اگر کوئی شخص ظالم ہے ظلم و زیادتی سے باز نہیں آتا تو اس سے زیادہ میل جول نہ رکھا جائے لیکن ایسا قطع تعلق نہ کیا جائے کہ سلام کلام بھی بند کردیا جائے اور مرنے جینے میں بھی نہ جایا جائے، بلکہ جہاں تک اپنے بس میں ہو اس کے شرعی حقوق ادا کرتا رہے۔

(۶) یہ قطع تعلق اگر دنیوی رنجش کی وجہ سے ہو تو جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ گناہ کبیرہ ہے لیکن اگر وہ شخص بددین اور گمراہ ہو تو اس سے قطع تعلق دین کی بنیاد پر نہ صرف جائز بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔

پاکی کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال:

س:..... کیا پیشاب خشک کرنے کے لئے یا دوسری نجاست کو صاف کرنے کے لئے ڈھیلوں کی جگہ آج کل بازار میں عام طور پر ٹائلٹ ٹشو پیپر کا استعمال کیا جاتا ہے جائز ہے؟ اگر کاغذ کے استعمال کے بعد پانی سے صفائی کرلی جائے تو صفائی مکمل ہوگی یا نہیں؟

ج:..... جو کاغذ خاص اسی مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے اس کا استعمال درست ہے اور اس سے صفائی ہوجائے گی۔

گالیاں دینے والے بڑے میاں کا علاج:

س:..... ہمارے محلے میں ایک صاحب جو بوڑھے ہیں مسجد میں بعض اوقات گالیاں دینے لگتے ہیں کیا ایسے شخص کو جواباً کچھ کہنا جائز ہے؟

ج:..... بڑے میاں ضعف کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ان کے سامنے کوئی بات ایسی نہ کی جائے کہ ان کو غصہ آئے۔

عزت کے بچاؤ کی خاطر قتل کرنا:

س:..... کسی مسلمان یا غیر مسلم نے کسی مسلمان لڑکی کی عزت پر حملہ کیا تو کیا مسلمان لڑکی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی عزت بچانے کے لئے حملہ آور کو قتل کردے؟

ج:..... بلاشبہ جائز ہے۔

علم الاعداد سیکھنا اور اس کا استعمال:

س:..... میں نے شادی میں کامیابی و ناکامی معلوم کرنے کا طریقہ سیکھا ہے جو اعداد کے ذریعہ نکالا جاتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیونکہ غیب کا علم تو صرف اللہ کو ہے؟

ج:..... غیب کا علم جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس لئے علم الاعداد کی رو سے جو شادی کی کامیابی یا ناکامی معلوم کی جاتی ہے یا نومولود کے نام تجویز کئے جاتے ہیں یہ محض اٹکل پچو چیز ہے۔ اس پر یقین کرنا گناہ ہے۔ اس لئے اس کو قطعاً استعمال نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۰ | ۱۰ تا ۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ مئی ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۵۲

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

(اداریہ) 4

توضیح و تشریح اوکیل جل شانہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 6

سوچنے کی بات (حضرت مولانا السید انور شاہ کشمیریؒ) 8

الاعجوائی (حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی) 9

شہید وفا (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) 10

باطل کی محنت اور علماء کی ذمہ داریاں (مولانا سید اسعد مدنی) 12

اسلام اور اہل اسلام کی مساعی جمیلہ (محمد فرمان ندوی) 17

آیات قرآنیہ سے حیات مسیح کا ثبوت (قاری محمد عثمان منصور پوری) 19

مقدس فریضہ (مولانا سرفراز صفدر) 23

اخبار ختم نبوت 25

یادش بخیر یوسف (قاری قیام الدین) 27

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامے کا اخراج

گزشتہ اداریہ میں حکومت کی جانب سے جداگانہ طرز انتخاب کے بجائے مخلوط طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج کرنے کی وجہ سے نئے ووٹر لسٹ فارم کی اشاعت اور اس میں سے عقیدۂ ختم نبوت کی تصدیق کے حلف نامہ کے اخراج کے مضمرات پر ایک سرسری نظر ڈالی گئی تھی۔ اس فاش غلطی پر تا حال حکومتی اداروں نے کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی تصدیق کے حلف نامے کے مسلم ووٹر لسٹ فارم سے اخراج نے عوامی حلقوں کو گہری تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ پاکستان کے بارے میں پایا جانے والا اسلامی تصور پہلے ہی ترکی طرز کے سیکولر طرز حیات کے دعویداروں کی وجہ سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اور اب اس پر سب سے کاری ضرب لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اجماع ہے۔ اس عقیدہ سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والا مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ اس مسئلہ کے بارے میں اللہ رب العزت نے اپنی کتاب قرآن کریم میں واضح احکامات جاری فرما دیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعین سے لے کر موجودہ صدی تک پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور ہندوستان کے شہر لدھیانہ سے اپنی دجالی بیعت کا آغاز کیا۔ جب اس سے اسے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو اس نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا' اس کے پیروکاروں نے اسے نبی' مسیح' ملہم' مجدد' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز اور نہ معلوم کیا کیا مان لیا' اور جو لوگ مرزا غلام احمد کے جھوٹے دعویٰ نبوت پر ایمان نہیں لائے انہیں خود مرزا اور اس کے پیروکاروں نے کافر' ولد الزنا اور اس جیسی دیگر غلیظ اور مکروہ گالیوں سے نوازا۔ انبیا کرام بھی مرزا غلام احمد کی بدزبانیوں سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ان تمام ہفوات کی وجہ سے علمائے امت نے مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ دیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی جس کی وجہ سے ان کا شمار سرکاری طور پر بھی غیر مسلموں کی فہرست میں ہونے لگا۔ پاکستان میں گزشتہ سال تک انتخابات کے حوالے سے جداگانہ طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج تھا جس کے تحت انتخابات کے لئے اپنے ووٹ کا اندراج کرانے والے افراد کو مسلم اور غیر مسلم کے دو الگ الگ ووٹر لسٹ فارم جاری کیے جاتے تھے۔ مسلم ووٹروں کے لئے جاری ہونے والے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ میں ہر مسلم ووٹر کو فارم میں درج ایک حلف نامہ بھرنا پڑتا تھا جس کے تحت وہ اس بات کا حلفیہ اقرار کرتا تھا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ طرز انتخاب کی تبدیلی کے ساتھ ہی نئے ووٹر لسٹ فارم کا اجرا ہوا۔ ان نئے فارموں میں دانستگی یا نادانستگی سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل اس حلف نامے کو حذف کر دیا گیا جس کی وجہ سے قادیانیوں کو یہ فری ہینڈ مل گیا کہ وہ نئے مسلم ووٹر لسٹ فارم میں اپنے آپ کو کھلم کھلا مسلمان ظاہر کر کے اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرائیں۔ قادیانیوں نے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمانوں کی حیثیت سے کروایا۔ قادیانیوں کی اس غیر آئینی اور غیر قانونی حرکت کا ملکی اخبارات نے مختلف خبروں کے ذریعہ انکشاف کیا۔

عقیدۂ ختم نبوت کے اقراری حلف نامے کے ووٹر لسٹ فارم سے اخراج نے جہاں قادیانیت سے متعلق دوسری آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو غیر موثر کرنے کی کوشش کی وہاں ہزاروں مسلمانوں کی عقیدۂ ختم نبوت کے لئے دی گئی سو سالہ قربانیوں پر بھی پانی پھیرنے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ ختم کرنے کے واقعہ پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اس کی فوری بحالی کا مطالبہ کیا اور بصورت دیگر ملک گیر یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا۔ اس حوالے سے اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی وہ آپ گزشتہ اداریہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس حوالے سے ملک کے جید علما کرام اور مذہبی جماعتوں پاکستان علما کونسل' متحدہ مجلس عمل اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوتؐ نے جمعیت علما اسلام کی جانب سے ۱۰/مئی کو یوم احتجاج منانے اور جمعیت علما اسلام کی میزبانی میں ۲۸/مئی کو مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے سربراہان کے اجلاس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ توقع ہے کہ اس اجلاس کے انعقاد سے قبل ہی حکومت اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے ووٹر لسٹ فارم یا اس قسم کے دیگر فارموں میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ دوبارہ داخل کرتے ہوئے ان افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرے گی جنہوں نے مجرمانہ غفلت یا دانستہ سازش کے تحت مسلم ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کو حذف کر کے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہوئے پاکستان کے اسلامی تشخص کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان رہنماؤں نے خبردار کیا کہ ناموس رسالتؐ کے قانون' قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم یا دیگر اسلامی دفعات کو چھیڑنے یا اس میں ردوبدل یا ترمیم کا عندیہ دینے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو اس ملک میں قطعاً رہنے کا حق نہیں۔ ان

رہنماؤں نے جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ جس طرح انہوں نے اپنے ابتدائی دور اقتدار میں دانشمندی کے ساتھ اپنے اقتدار کو تحفظ دیتے ہوئے اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم کو عبوری آئین پی سی او میں شامل کیا تھا اسی طرح وہ فوری طور پر واضح اعلان کرتے ہوئے دوبارہ اس حلف نامے کو ووٹر لسٹ فارم میں درج کرائیں۔ ان علماء کرام نے وزیر اطلاعات کی جانب سے حدود آرڈیننس اور دیگر آئینی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس بیان کے بعد وہ آئین سے غداری اور اسلام سے انحراف کے مرتکب ہوئے ہیں اس لئے ایک اسلامی مملکت میں وزیر کے منصب پر بیٹھنے کا اب ان کے لئے کوئی جواز نہیں۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ کسی اسلامی قانون کے بارے میں لاف زنی کرنا یا اس کو ختم کرنے کا مشورہ دینے کی کسی صورت میں اجازت نہیں' یہ دین میں مداخلت ہے۔

آپ کے علم میں ہے کہ موجودہ حکومت نے جب آئین کو معطل کیا تھا تو قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات بھی غیر موثر ہوگئی تھیں جس پر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے پہلا مذمتی بیان جاری کیا تھا۔ بعد ازاں ان قوانین کی بحالی کے لئے تحریک کا آغاز ہوا اور اس ضمن میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ جنرل مشرف نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تعزیت کے موقع پر ان دفعات وقوانین کو عبوری آئین یعنی پی سی او میں شامل کرنے کا اعلان کیا تھا' لیکن اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض عناصر ان کے اس فیصلہ کے ثمرات کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کرایا گیا اور اب مسلم ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامہ حذف کردیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جمعیت علماء اسلام نے ۲۸/ مئی کو تمام مذہبی جماعتوں کے سربراہوں کو ایک اجلاس میں مدعو کرکے اس سلسلے میں لائحہ عمل طے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل لاہور میں مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں کے سرکردہ علماء کرام کے ایک اجلاس میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے' ان کے ناموں اور ووٹ کے غیر مسلم ووٹر لسٹوں میں اندراج اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے نفاذ کے بعد سے قادیانی جماعت نے پاکستان میں ہر قسم کے انتخابات کا عملی بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ مخلوط طرز انتخاب کی بحالی اور مسلم ووٹر لسٹوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کے اخراج نے جہاں انہیں تقویت پہنچائی ہے وہاں ملک کے اسلامی تشخص کو ملیامیٹ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ قادیانیوں کا مسلم ووٹر لسٹوں میں اپنے ناموں کا اندراج مسلمانوں کی حیثیت سے کرانا سخت قابل تعزیر جرم ہے جس پر حکومت اور الیکشن کمیشن کو فی الفور کارروائی کرنی چاہئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' دیگر مذہبی جماعتیں اور عوام الناس یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جس طرح جنرل پرویز مشرف نے عبوری آئین میں امتناع قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کی شمولیت کے ذریعہ آئین پاکستان کی اسلامی حیثیت اور ملک کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھا تھا اسی طرح اب وہ فوری طور پر ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کی بحالی کے ذریعہ اپنے سابقہ فیصلوں کو تقویت فراہم کریں اور ملک کی اسلامی نظریاتی حیثیت کو مضبوط کریں۔

ناموسِ رسالتؐ کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی

ناموسِ رسالت کے قانون کی منسوخی کے مطالبات کے حوالے سے امریکی ایوان نمائندگان اور سوئٹزرلینڈ کے وزیر خارجہ کے بعد اب پاکستان کے وزیر اطلاعات نثار میمن نے بھی ہرزہ سرائی شروع کردی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے وزیر خارجہ نے تو یہاں تک پیش کش کی تھی کہ پاکستان اب تک سوئٹزرلینڈ سے جتنا قرضہ لے چکا ہے اس قانون کی منسوخی کے بدلہ میں ان کا ملک وہ تمام قرضہ ری شیڈول کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ بھارتی اخبار "ہندوستان ٹائمز" نے اپنی ۷/مئی ۲۰۰۲ء کی اشاعت میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے حوالے سے یہ خبر جاری کی کہ امریکہ کے کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے امریکی صدر اور امریکی کانگریس کے نام اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان کے حوالے سے ملا جلا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے پاکستان میں جداگانہ طرز انتخاب کے خاتمے کے لئے کمیشن کی کامیاب کوششوں کا تذکرہ کیا جس کی وجہ سے حکومت پاکستان نے جنوری ۲۰۰۲ء میں اس طرز انتخاب کا خاتمہ کیا' اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ کمیشن انتہائی پرامید ہے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں گے جن میں توہین رسالت کے قانون اور قادیانیوں کو نشانہ بنانے والے قوانین اور اس کے تحت ہونے والے استحصال کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ ہم پہلے بھی یہ مطالبہ کرچکے ہیں کہ حکومت پاکستان کو ناموسِ رسالت کے قانون' قادیانیوں سے متعلق قوانین اور حدود آرڈیننس سمیت دیگر تمام اسلامی قوانین کے حوالے سے دوٹوک پالیسی اپنانی چاہئے اور علانیہ طور پر اس بات کا اظہار کرنا چاہئے کہ ان قوانین خصوصاً ناموس رسالت کا تحفظ حکومت کا مذہبی فریضہ ہے جس سے وہ کسی صورت روگردانی نہیں کرسکتی۔ اس سلسلے میں یہ اعلان بھی مفید ہوگا کہ آئندہ ان قوانین کو ختم کرنے کے مطالبات ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت متصور ہوں گے۔ اللہ کرے ہم اسلامی قوانین خصوصاً ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے حوالے سے زیادہ نہیں تو کم از کم اپنی غیرت کا مظاہرہ تو کریں جتنی اپنی ہتک عزت کے لئے کرتے ہیں۔

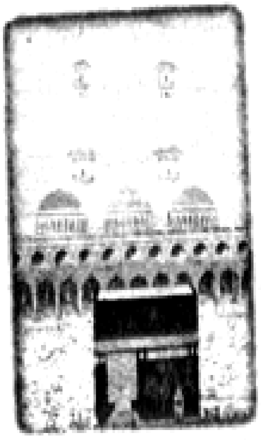

توضیح و تشریح

الوکیل جل جلالہ

مولانا محمد اشرف کھوکھر

وکالت کا معنی وکیل کا کام' وکیل کا پیشہ' وکیل ہونا' نیابت' قائم مقامی' کسی کا معاملہ اس کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کرنا' کسی کی طرف سے پیروی کرنا' وکالت نامہ' وکیل مقرر کرنے کا اقرار نامہ' وکالت کے لئے مختار نامہ' وکیل' مختار' قائم مقام' نائب' وہ شخص جس کے سپرد اپنا کام کیا جائے یا سند یافتہ قانون دان جو عدالت میں کسی فریق کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرے اور جس کا یہی پیشہ ہو' حکومت کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرنے والے کو "وکیل سرکار" کہتے ہیں۔

الوکیل: کارساز' ہر چیز میں حسب منشا تصرف کرنے والا۔ الوکیل جل شانہ ہی حقیقی کارساز اور حسب منشا ہر چیز میں تصرف کرنے والا ہے۔ ہم سب کو سب کچھ اسی سے ہونے کا بھروسہ بلکہ تہہ دل سے یقین کر لینا چاہئے' یہی ہمارے ایمان و ایقان کی ترقیات کا باعث اور اسی الوکیل جل شانہ کے فضل عظیم اور اسی کی رضا و رضوان کے مستحق بننے کا سبب ہوگا۔ عاجز نوازی اور بندہ پروری اسی الوکیل جل جلالہ کی شان ہے' تمام موجودات کے جملہ امور کا سرانجام اور زمام اختیار اسی کے قبضہ' قدرت میں ہے۔

"و کفی باللہ و کیلا"

(سورۃ نساء: ۸۱)

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ ہی کافی کارساز ہے۔"

یعنی صرف اور صرف اسی پر بھروسہ اور یقین کیجئے اور اسی کو حقیقی کارساز جانئے اور یہ کہ ہم سب کے امور کا متولی اور کارساز صرف اور صرف وہی ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ جیسا چاہے تصرف کرے۔

جیسا کہ سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حسبنا اللہ ونعم الوکیل"

ترجمہ: "ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔"

موجودات کے اسباب کا تعلق اعضاء و جوارح سے ہے جبکہ توکل کا تعلق یقین قلب اور ایمان کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ سورۃ ملک میں ارشاد ہوا کہ:

"امنا بہ وعلیہ توکلنا۔"

ترجمہ: "ہم اسی پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا۔"

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو طویل مدت تک دعوت حق دی لیکن باوجود چند لوگوں کے دولت ایمان سے بہرہ مند نہ ہوسکی اور اللہ کے نبی کی مخالفت و عداوت پر اتر آئی اور یوں کہا کہ:

ترجمہ: "قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا' جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں' میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں' تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس کام کا تم سے صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو خدائے رب العالمین ہی پر ہے تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو' وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوئے ہیں۔"

تو پھر حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

"فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم"

ترجمہ: "میرا تو اللہ پر اعتماد ہے تم اپنی سب تدبیریں کر لو۔"

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے لخت جگر حضرت یوسف علیہ السلام کے صدمہ جدائی سے نڈھال ہو چکے تو الوکیل جل جلالہ پر بھروسہ اور اعتماد کیا' یہاں تک کہ آپ کی دعا و مناجات بارگاہ الوکیل جل جلالہ میں منظور و مقبول ہوئی۔ ادھر حضرت یوسف علیہ السلام قید و بند کی صعوبتوں کے بعد متمکن تخت شاہی مصر ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اطلاع ہوئی' حاسد برادران' یوسف علیہ السلام بوجہ قحط' کاسہ گدائی لے کر اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے' بشرط ملاقات بن یامین غلہ کی فراہمی کا وعدہ ہوا۔ ادھر حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹوں نے بن یامین کو مصر لے جانے کی درخواست کی۔ باوجود انتہائی غم و اندوہ کے حضرت یعقوب علیہ السلام نے الوکیل جل شانہ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے اپنے بیٹوں سے میثاق حفاظت لیا اور فرمایا:

"ان الحکم الا للہ علیہ

توکلت"

ترجمہ: حکم تو صرف اللہ کا ہے اور میں اسی پر توکل کرتا ہوں۔ (سورہ یوسف)

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا صحیحین میں مذکور ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"یا اللہ! میں تیرے سامنے سر جھکاتا ہوں تجھ پر اعتماد کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تیری ہی جانب رجوع کرتا ہوں تیری ہی مدد سے جھگڑتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھے گمراہی سے بچا تو ہی زندہ ہے جسے موت نہیں جن اور انسان تو مرنے والے ہیں۔"

امام احمد بن حنبلؒ کے بقول: توکل تو عمل قلب ہے اس کا شمار مدرکات و معلومات میں نہیں بلکہ اس کا تعلق صرف دل سے ہے۔

سہل تستریؒ کے بقول: توکل یہ ہے کہ اللہ کے سامنے خود کو مردہ بنالے۔

ابن عطاؒ کے بقول: تیرے دل میں اسباب کی جانب میلان نہ پایا جائے خواہ اسباب کی ضرورت کتنی ہی ہو۔

اکابرین امت میں سے بعض نے ترک اسباب کا نام توکل رکھا اور بعض نے ترک اعتماد بر اسباب کا نام توکل بہرحال توکل کی ابتداء صفات ربوبیت قدرت کفایت اور قیومیت کے عرفان سے ہوتی ہے اور توکل کی انتہا علم الٰہی اور مشیت نامتناہی سے حاصل کی جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ تدابیر و اسباب مکاسب و اشغال مانع توکل نہ ہوں بلکہ قلب کا ان پر مکمل بھروسہ اور اعتماد نہ ہو اور بھروسہ اعتماد اور سب کچھ ہونے کا یقین صرف اور صرف الوکیل جل جلالہ ہی سے ہو۔

بالفاظ دیگر اسباب کو بروئے کار لا کر نتیجہ الوکیل جل جلالہ کے سپرد کرنا توکل کہلاتا ہے۔ بقول شاعر:

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
انجام اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

اللہ تعالیٰ ہی الوکیل جل شانہ ہی ہے مسبب الاسباب ہے جس نے ساری دنیا کو خوبرو و خوبصورت تخلیق کیا اور اس میں مختلف و اقسام کی مخلوقات کو بسایا اور وہی کارساز ہے جس کی کارسازی کے طفیل سبزہ سنگلاخ زمین سے سر اٹھاتا پھلتا پھولتا لہلہاتا ہے۔

الوکیل جل شانہ کی کارسازی ہی تو ہے کہ رات اور دن مقررہ وقت پر آتے جاتے ہیں موسم تبدیل ہوتے ہیں سورج چاند اور ستارے طلوع و غروب ہوتے ہیں اور سیاروں کی انجمنوں میں اسی کا نور جلوہ ریز ہوتا ہے اور اسی الوکیل جل جلالہ نے سیارگان افلاک کو تھام رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں ہیں۔

"والشمس تجری لمستقر لھا
ذالک تقدیر العزیز العلیم"

ترجمہ: "سورج اپنی راہ پر گامزن ہے
یہ غالب و علیم کا درست اندازہ ہے۔"

دنیاوی معاملات میں ہم ایک غیر مسلم اقوام کی نقالی کرنے والے جو حق و ناحق دونوں طرف سے حق وکالت لینے والے وکیل پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے ہم وکیل کو وکالت نامہ لکھوا دیتے ہیں اور وہ ہماری طرف سے وکیل عام تصور ہوتا ہے۔

ہم اپنے وکیل کی ہار جیت پر اس لئے مطمئن ہوتے ہیں کہ وہ ہمارے مناسب حال ترجمانی کرتا ہے۔ عدالت میں ہمارے استغاثہ کی پیروی کرتا ہے تو پھر ہمیں اس الوکیل جل شانہ پر مکمل بھروسہ اعتماد اور یقین کیوں نہیں ہو جاتا کہ وہ ہمارے ہر کام میں خوشی اور غم میں فتح و شکست میں ہمارے لئے وہی کرتا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے اور وہی کچھ ملتا ہے جو ہماری قسمت اور نصیب میں لکھا ہوتا ہے۔

ہمیں اسباب دنیا کو بروئے کار لاتے ہوئے نتائج اسی الوکیل جل شانہ کے سپرد کر دینے چاہئیں کہ وہی ہمارا حقیقی کارساز و کفیل ہے اور وہی ہمارا ہر طرح کا محافظ و نگہبان ہے۔

الوکیل جل شانہ نہ صرف ہمارا بلکہ ساری دنیا کا کارساز و وکیل ہے اور اسی کی کفالت ہر جگہ کارفرما ہے۔

میر بندوں سے کام کب نکلا
مانگنا ہے جو کچھ خدا سے مانگ

پیشہ کے لحاظ سے ایک وکیل ملزم ہو یا مجرم حق پر ہو یا ناحق پر دونوں صورتوں میں عدالت میں اپنے مؤکل کی وکالت کرتا ہے۔ حقدار کو حق کی دادرسی کے لئے حق سچ کی حمایت کرنا کار ثواب ہے اور اسی طرح وکیل کا جھوٹ کی حمایت کرنا ظلم کا ارتکاب ہوگا۔

حدیث رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

"سچائی نجات ہے اور جھوٹ باعث ہلاکت"

ظلم و تعدی کی حمایت ظلم کے ارتکاب کے مترادف ہوگی جس کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:

"جو شخص تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب دوزخ میں داخل کریں گے۔"

آج کل ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے کہ وہ جائیدادوں پر ناجائز قبضہ جمانے کے لئے جعلی دستاویزات کے ذریعے مخلوق خدا کو تنگ کرتے ہیں انتہائی افسوس کی بات ہے کہ چند وکلاء حضرات بھی اس گھناؤنے جرم کے ارتکاب میں پیش پیش ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ایک وکیل نے سادہ لوح انسان کو مختلف ذرائع سے پریشان کر کے اس کا گھر سستے داموں خود خرید لیا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کیوں نہیں ڈرتے ہیں!

ایک وکیل صاحب نے دو ہمسایوں کو آپس میں لڑوا دیا ایک کنبہ پرور انسان سے ایک بزرگ کی توہین کروائی یہاں تک زدوکوب کروایا اور خود اپنے مفادات کے لئے سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ ایسے زمیندار

باقی صفحہ 25 پر

سوچنے کی بات

انبیاً گزشتہ کے ذکر سے زیادہ اہم بعد میں آنے والا انبیاً کا تذکرہ تھا' کیونکہ سابقین پر تو محض ایمان بھی کافی ہے خواہ ان کی تعداد کچھ ہی ہو مگر بعد میں آنے والوں سے تو اس امت کو معاملۂ ایمان درپیش تھا' کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن کریم انبیاً سابقین کا تذکرہ تو بار بار کرتا ہے' لیکن بعد میں آنے والے کسی نبی کی طرف ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ تک نہیں۔

اسی طرح ذخیرۂ احادیث میں جو دو صد احادیث ختم نبوت کے موضوع میں وارد ہیں اور جو اس قدر مشہور اور متواتر ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر آج تک بر سر منبر کھلے بندوں اور علی الاعلان تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں' ان میں بھی کسی قسم کی نبوت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں!!

دلائل ختم نبوت کی ایک اور قسم وہ ہے جو مندرجہ ذیل نوعیت کی آیات میں ہے:

"وما ارسلنا من قبلک من
رسول" (النساء:۶۴)

"وما ارسلنا من قبلک من
رسول ولا نبی" (الحج:۵۲)

"وما ارسلنا قبلک من
المرسلین" (الفرقان:۲۰)

جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل رسول بھیجنے کا ذکر ہے بعد میں نہیں اس قسم کی آیات بھی دلیل ختم نبوت ہیں' جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی پیروی کرنے اور اس کے غیر کی پیروی نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ مثلاً:

"اتبعوا ما انزل الیکم من
ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء"
(الاعراف:۳)

صاف بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت مقدر ہوتی اور اس کے انکار پر کفر کا فتویٰ جاری ہوتا تو یقیناً خدا تعالیٰ کی جانب سے واضح وصیت ہوتی کہ دیکھو! بعد میں بھی انبیاً آئیں گے' ایسا نہ ہو کہ اس وقت ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ ظاہر ہے کہ انبیاً گزشتہ کے ذکر سے زیادہ اہم بعد میں آنے والا انبیاً کا تذکرہ تھا' کیونکہ سابقین پر تو محض ایمان بھی کافی ہے' خواہ ان کی تعداد کچھ ہی ہو' مگر بعد میں آنے والوں سے تو اس امت کو معاملہ ایمان درپیش تھا' کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن کریم انبیاً سابقین کا تذکرہ تو بار بار کرتا ہے' لیکن بعد میں آنے والے کسی نبی کی طرف ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ تک نہیں کرتا۔ چلئے یہ بھی نہ سہی اس سے کم کیا ہوگا کہ رسولوں پر ایمان لانے کے سلسلے میں "من قبل" کی قید ہی کو حذف کر دیا جاتا' کیونکہ اگر بعد میں یہ بھی رسولوں کی آمد باقی تھی تو ظاہر ہے کہ یہ قید بے موقع

السید انور شاہ کشمیریؒ

اور موجب مغالطہ تھی۔ اس نوع کی آیات جن میں "من قبل" کی قید لگا کر بعد میں آنے والے رسولوں کی نفی کر دی گئی ہے۔

پس ایک طرف اس قدر آیات بینات' جو عقیدۂ ختم نبوت پر مبنی اور اس مقصد کی خبر دیتی ہیں اور ناظرین نے جن کی تعداد یک صد تک پہنچا دی ہے نازل کرنا اور دوسری طرف زمانہ مابعد کی جانب کوئی اشارہ والتفات نہ کرنا مشائے خداوندی اور مطمح نظر الٰہی کا پتہ دیتا ہے کہ زمانہ مابعد میں کسی قسم کی کوئی نبوت باقی نہیں ہے۔ زمانہ مابعد کی نبوت اور وحی نبوت کا قرآن میں کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا بلکہ وہ یکسر گم اور ناپید ہے۔ ورنہ اگر نبوت کی کوئی قسم باقی ہوتی تو ناممکن تھا کہ قرآن نہ صرف اسے چھوڑ جاتا بلکہ برعکس "من قبل" کی قید لگا کر اس کی نفی کرتا جاتا' کیونکہ یہ طریق بندوں کی ہدایت و رہنمائی کا طریق نہیں ہے۔

اور اسی طرح ذخیرۂ احادیث میں جو دو صد احادیث ختم نبوت کے موضوع میں وارد ہیں اور جو اس قدر مشہور اور متواتر ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر آج تک بر سر منبر کھلے بندوں اور علی الاعلان تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں' ان میں بھی کسی قسم کی نبوت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں۔ ان میں بعض احادیث میں تو واضح الفاظ میں ختم نبوت کا اعلان کیا گیا ہے مثلاً: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" اور بعض علی الخصوص غیر تشریعی نبوت کے انقطاع میں وارد ہیں' مثلاً بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ کی حدیث جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بنو اسرائیل کی سیاست و
قیادت انبیاً علیہم السلام کے سپرد تھی'
جب ایک نبی کا انتقال ہو جاتا' اس کی
جگہ دوسرا نبی آ جاتا اور میرے بعد
اب کوئی نبی نہیں۔" (مشکوٰۃ ص:۳۲۰)

یہ حدیث دو وجہ سے غیر تشریعی نبوت کے خاتمے کی دلیل ہے' اول یہ کہ یہ انبیاً بنی اسرائیل' جو بنی اسرائیل کی سیاست و قیادت کرتے تھے' شریعت تورات پر عامل تھے' کوئی دوسری شریعت نہیں رکھتے تھے گویا غیر تشریعی نبی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ:

"اب میرے بعد اس قسم کے
انبیاً بھی نہیں ہوں گے۔"

اس سے معمولی سوچ سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس حدیث میں غیر تشریعی نبوت کے خاتمے کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اب اگر کسی قسم کی نبوت اس امت میں جاری ہوتی تو لامحالہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر فرماتے۔

لالۂ صحرائی

مولانا سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے عزیز دوستوں کا تقاضا ہے کہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ لکھوں' میں کیا عرض کروں؟ میری حیثیت ہی کیا ہے؟ کیسے ان کی خوبیاں بیان کروں؟ کون کون سے محاسن کا احاطہ کروں؟:

دامان نگہ تنگ وگلِ تو بسیار
گلچیں بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

مولانا شہیدؒ لالۂ صحرائی تھے۔ متوسط خاندان میں آنکھ کھولی' معمولی سے ایک گاؤں میں پروان چڑھے' کسی کو کیا خبر تھی کہ یہ کمزور وناتواں بچہ ایک دن فخر دین وملت بنے گا۔

اس بچے کو قدرت نے دینی مدرسے کی راہ دکھائی' شفیق اساتذہ سے تعلیم پائی' چھوٹے مدرسوں کے بعد پاکستان کے مایہ ناز جامعات' جامعہ قاسم العلوم فقیروالی اور جامعہ خیر المدارس سے درس نظامی کی متاع بیش بہا حاصل کی۔ مولانا شہیدؒ کو اپنے اساتذہ سے بے پناہ محبت تھی۔ پہلے پہل جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ترجمان ماہنامہ "الرشید" میں ان کی تحریریں نظر سے گزریں' کچھ عرصہ بعد محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس جوہر قابل پر پڑی' ماہنامہ بینات کی ترتیب پر انہیں فائز کردیا' مولانا شہیدؒ کے قلم کی جولانیاں اہل علم و فضل کو مسحور کرتی رہیں۔

وہ نہایت پاکیزہ ذوق کے مالک تھے' بہترین مضامین لکھے' بعض عمدہ عربی کتب کے ترجمے بھی کئے جو قسط وار شائع ہوتے رہے۔

حضرت بنوریؒ نے مولانا شہیدؒ کی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کردیں۔ مولاناؒ نے لٹریچر کے انبار لگادیئے' دلائل وبراہین سے قادیانیوں کے دانت کھٹے کردیئے' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم نے آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر کے منصب پر فائز فرماکر ترجمان ختم نبوت کی حیثیت سے دنیا میں متعارف کرایا' آپ نے داعی وترجمان ختم نبوت کے منصب کا حق ادا کردیا۔

برمنگھم (برطانیہ) کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ہر سال تشریف لے جاتے' مولانا مفتی محمد جمیل خان اور دیگر احباب ان کے جلو میں ہوتے' شہر بہ شہر مساجد میں ہلکی پھلکی ایمان افروز تقریروں سے اجتماعات کو فیضیاب کرتے رہے' راقم السطور کو بھی دو مرتبہ ان کی رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا شہیدؒ نے روزنامہ جنگ کے ذریعے بھی بہترین دینی خدمات انجام دیں' "آپ کے مسائل اور ان کا حل" مولانا کا مستقل کالم تھا' جو بے حد مقبول عام ہوا' اب یہ سلسلہ کئی جلدوں میں طبع ہوچکا ہے۔

مولانا شہیدؒ حمیت دینی سے سرشار تھے۔ باطل فرقوں کے خلاف ان کا قلم نیزہ بن جاتا تھا' اکابر علمأ دیوبند پر اگر کسی نے کیچڑ اچھالا' تو مولانا کا قلم حرکت میں آجاتا تھا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو بڑی ہی عقیدت ومحبت تھی' ایک روزنامہ میں نہایت نامناسب مضمون آپ کے خلاف لکھا گیا' مولانا شہیدؒ نے ماہنامہ "بینات" میں نہایت مدلل مقالہ لکھا اور دفاع کا حق ادا کردیا۔

حضرت مولاناؒ کی ایک کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" بے راہ فرقوں کو راہ راست پر لانے کی بہترین کوشش ہے۔ قادیانی فرقے کے خلاف ان کی ہر تصنیف ضرب کاری کا حکم رکھتی ہے۔

۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء میں مولانا شہیدؒ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ماہنامہ "بینات" کی اشاعت خاص بنوری نمبر کے سلسلہ میں راقم السطور کا قیام جامعہ علوم اسلامیہ میں ہوا۔ دو ماہ مکمل ان کے ساتھ رفاقت رہی۔ مولانا لدھیانوی شہیدؒ کی ہر ہر ادا دل آویز تھی۔

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

مولانا بحر العلوم تھے' کثیر المطالعہ اور سریع القلم تھے' مسودہ نستعلیق لکھتے' کاٹ چھانٹ نہ کرتے۔ شہد کی مکھی کی طرح اپنے کام میں مشغول رہتے تھے' ان کی تحریروں سے ایک ایسا چھتہ تیار ہوا ہے جو اپنے اندر "فیہ شفاء للناس" کی خاصیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سلوک وتصوف کا بھی گہرا ذوق رکھتے تھے۔ مشائخ وقت میں حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ سے انہیں سلاسل تصوف کی اجازت حاصل تھی۔

اللہ تعالیٰ نے شہادت کی نعمت عظمیٰ سے انہیں مالا مال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ اعزاز ہے ان خدمات کا جو انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ روز محشر انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے۔

﴿رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ﴾

شہید وفا

مفتی محمد جمیل خان

خلیفۂ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفتِ وفا نے ان کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر نہ صرف فوقیت عطا فرمائی تھی بلکہ آپ کو صدیقیت کے وصف سے بھی اسی وفا کی بنا پر متصف کیا گیا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے فرمایا:

"میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے اور گھر والوں کے لئے چھوڑ کر آیا ہوں۔"

ہمارے اکابر و اسلاف کی بھی یہی صفت ان کو دیگر مسلک و مشرب کے علمأ کرام و مشائخ عظام سے ممتاز کرتی ہے۔ اسی صفتِ وفا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان اکابر کو ہمیشہ ایسے خدام عطا فرمائے جو اپنا تن من دھن اکابر علمأ کرام پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ مرزا مظہر جان جاناں شہید کو اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام علیؒ کی شکل میں، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کو اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کی شکل میں، حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کو حاجی عبداللہ اور حاجی شیخ اللہ کی شکل میں اور جامعہ بنوری ٹاؤن کو مولانا عبدالسمیع شہیدؒ کی شکل میں ایسے خدام عطا کئے کہ جب بھی وقت آیا یہ حضرات جان قربان کرنے کے لئے تیار نظر آتے تھے اور حضرت مولانا عبدالسمیع شہیدؒ نے تو واقعتاً جامعہ سے وفاداری کا حق ادا کردیا جیسا کہ حضرت شہیدؒ نے ان کے تذکرہ میں فرمایا:

"مولانا عبدالسمیع کو جامعہ علوم اسلامیہ سے والہانہ انداز کی عقیدت و محبت بلکہ عشق تھا، وہ جامعہ کے کسی مفاد پر آنچ آنے سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کو زیادہ آسان سمجھتے تھے، اور دنیا نے دیکھا کہ انہوں نے جو سوچا، سمجھا وہ کرکے دکھایا۔ چنانچہ جامعہ کی ایک شاخ مدرسہ معارف العلوم پاپوش نگر کے ایک معاملہ کو سلجھانے گئے تھے اور اسی نیک مقصد سے واپسی پر جامعہ کے نام پر ہی اپنی قربانی پیش کردی۔"

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے بے شمار خدام عطا فرمائے تھے جو آپ کی ایک جنبش ابرو پر جانیں نچھاور کرنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی تصور کرتے تھے، لیکن خدمت کا جو حق برادرم حاجی عبدالرحمن شہیدؒ نے ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے جس صلہ کے ذریعہ اس کو تاریخ کا ایک زریں باب بنادیا وہ ایک ایسا اعزاز ہے جو بہت ہی کم کسی کو ملتا ہے۔

برادرم بھائی عبدالرحمن صاحب جو ہزارہ کے ایک اچھے خاندان کے فرد فرید تھے، ۱۹۸۴ء میں ٹیکسی ڈرائیور کی حیثیت سے حضرت شہیدؒ کی مسکراہٹ پر فدا ہوئے حضرتؒ سے درخواست کی کہ میں صبح، شام آپ کو ٹیکسی پر لایا اور لے جایا کروں گا۔ حضرتؒ نے اس کی دعوت قبول فرمائی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔ چند دن بعد وہ حضرت کو پہنچانے کے بعد کوئی دوسری سواری کے لئے کہیں جانے کے بجائے وہیں بیٹھ کر حضرتؒ کا انتظار کرنے لگا۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ بھائی اپنا کام کیا کرو، وہ کہنے لگا کہ حضرتؒ آپ کے پاس سے جانے کو دل نہیں چاہتا، آپ سے جو ملے گا قناعت کرلوں گا۔ دو چار سال اسی طرح گزرے تو حضرت کو مشورہ دیا کہ آپ گاڑی خرید لیں ڈرائیوری کرلوں گا۔ خود ہی گاڑی پسند کی اور حضرت کا ڈرائیور بن گیا۔ ڈرائیور کیا بنا چوبیس گھنٹے کی رفاقت مل گئی۔ دیر گئے رات کو گھر چلا گیا ورنہ حضرتؒ کے قدموں میں رات گزار دی۔ اس دوران کراچی کے حالات جس طرح خراب ہوئے اور لوگوں کو جان کے لالے پڑے وہ ہر ایک کے سامنے ہیں، مگر اس وفادار رفیق نے ان حالات میں بھی حضرتؒ کے دامن کو تھامے رکھا۔ بارہا ہنگاموں سے حضرت کو بحفاظت گزارنے کے لئے اسے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنا پڑی مگر یہ وفادار مجاہد سپاہی امتحان وفا میں پورا اترتا رہا۔ کچھ عرصہ قبل بعض ساتھیوں کا اصرار ہوا کہ حالات ٹھیک نہیں، حضرت شہیدؒ کے لئے گارڈ رکھا جائے۔ بحث و مباحثہ کے دوران حاجی عبدالرحمن جوش میں آگئے اور کہنے لگا کہ حضرت کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ حضرت کی طرف کوئی آئے گا تو واپس نہیں جائے گا، پہلے ہم

حضرت پر قربان ہوں گے پھر حضرت پر کوئی ہاتھ ڈالے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قبولیت کی گھڑی تھی یا صاحب ایمان کا عہد تھا۔ حاجی عبدالرحمٰن سینہ سپر رہا تا آنکہ اس کی بات پوری ہوئی اور حضرتؒ کی شہادت سے قبل ظالموں' قاتلوں کو پہلے عبدالرحمٰن کو شہید کرنا پڑا اور اس کے بعد حضرت شہیدؒ پر انہوں نے ہاتھ اٹھایا۔

قربان جاؤں حاجی عبدالرحمٰن تیری ہمت پر۔ زندگی بھر تو حضرت شہیدؒ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہوتا رہا' حضرت سے چند فٹ آگے بیٹھ کر حضرت کے پُرلطف ملفوظات کے مزے لیتا رہا اور رخصت ہونے کے بعد قیامت تک حضرتؒ کے پہلو میں لیٹ کر رحمتیں اور برکتیں لوٹ رہا ہے۔ واقعی عبدالرحمٰن تو شہید وفا ہے۔ زندگی میں بھی تیری رفاقت لوگوں کے لئے قابل رشک رہی اور برزخ میں بھی تو حضرتؒ کے پہلو میں لوگوں کے لئے قابل رشک ہے اور کل قیامت کے دن حضرت شہیدؒ کے پہلو میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھے گا تو ہم سب خدام کے لئے قابل رشک ہوگا۔ واقعی عبدالرحمٰن تو سب خدام پر بازی لے گیا۔ جس طرح ہماری نظروں کے سامنے گاڑی دوڑا کر ہمارے حضرتؒ کو ہم سے جدا کر دیتا تھا' اسی طرح موت میں بھی تو نے سبقت کی اور حضرتؒ کا بازو تھام کر برزخ میں پہنچ گیا۔ تیری عظمت' تیری جرأت' تیری وفاداری کو ہم سب خدام کا سلام۔ قیامت تک جو حضرتؒ کے لئے ایصال ثواب کو آئے گا تجھ پر بھی ضرور ایصال ثواب کرے گا تجھے بھی سلام پڑھے گا۔ کتنی شاندار قسمت لے کر تو حضرت شہیدؒ کا رفیق بنا تھا۔ اب تیرے بچے حضرت شہیدؒ کے بچوں کے ساتھ حق رفاقت ادا کر کے تیری عظمت کو مزید بلند کریں گے۔

☆☆..................☆☆

جناب شاہین اقبال اثر

سالارِ ختمِ نبوت

شہید اعظم

شہادت کی دعاؤں نے اثر دکھلا دیا اپنا
بالآخر راہ حق میں خون تک بکھرا دیا اپنا

گزاری زندگی ختم نبوت کی حفاظت میں
اور اپنی جان دے کر بھی مشن پھیلا دیا اپنا

جلے تو شان سے یا پھر اسے گل کر دیا جائے
ہوا کے رخ پہ کچھ یوں رکھ دیا جلتا دیا اپنا

نفاذ دین حق کی سربلندی جب نہیں دیکھی
تو فرط غم میں سر ہی آپ نے کٹوا دیا اپنا

جہاں بھر کے گلوں پہ گرچہ ہے پژمردگی چھائی
شہید ناز نے لیکن چمن مہکا دیا اپنا

جو دین حق کے داعی ہیں کفن بردوش ہو جائیں
لہو کے دوش پر پیغام یہ کہلا دیا اپنا

یہ سچ ہے جیتے جی امت نے پہچانا نہیں ان کو
جہاں سے جاتے جاتے مرتبہ بتلا دیا اپنا

فقیہِ وقت بحر علم شیخ و مرشد کامل
فراق حضرت اقدس نے دل دہلا دیا اپنا

زمانہ محوِ حیرت تھا اس اخلاص و تواضع پر
کہ اک شاگرد کو بھی ہاتھ جب پکڑا دیا اپنا

یہاں بھی خلق میں محبوب بن کر مرتبہ پایا
وہاں بھی پرچم مقبولیت لہرا دیا اپنا

باطل کی محنت اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

زیر نظر مضمون حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی دامت برکاتہم خلف الرشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کی وہ تقریر ہے جو آپ نے جامعہ مدنیہ لاہور میں فرمائی۔ اس تقریر کو جناب ڈاکٹر محمد امجد صاحب نے مرتب کیا ہے اور افادۂ قارئین کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی

مکہ کی ایک دولت مند خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میرا مال لے جایئے' تجارت کیجئے' جو نفع ہو وہ آدھا آپ کا اور آدھا میرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ پیشکش قبول کر لی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی تیاری شروع کی تو ان خاتون نے اپنے ایک غلام میسرہ کو بھیجا کہ حضور! یہ میرا غلام ہے آپ کے پاس بھیج رہی ہوں' آپ اس کو اپنے ساتھ رکھیں۔ آپ کا سامان رکھنا' کھولنا' کھانا پکانا' برتن دھونا اور دیگر تمام ضرورتوں میں یہ آپ کا مددگار ہوگا۔ آپ کو سفر میں سہولت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات آ جاؤ! وہ ساتھ ہو گیا۔ اس وقت غلاموں کا جو حشر تھا' گالی سے کم تو کوئی بات نہیں کرتا تھا اور مار پیٹ' برا بھلا کہنا اور ذرا سی ناگواری ہو جائے تو قتل کر دینا' معمولی بات تھی' ایسے حالات میں کیا توقع تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ غلام یہی سمجھتا تھا کہ یہی مقدر میں ہے اور یہی کچھ ہوگا' لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ سفر میں شریک ہوا تو اس نے دیکھا کہ آپ اس کو کبھی نام لے کر نہیں بلاتے' کسی غلطی پر اسے مارتے نہیں' ڈانٹتے نہیں' اور جب کوئی کام اس سے کرواتے ہیں تو خود بھی اس میں شریک ہوتے ہیں' لکڑیاں چنتے ہیں' آگ جلاتے ہیں' سامان اتارتے ہیں' سواری میں اگر بیٹھتے ہیں تو اس کو بھی بٹھاتے ہیں' اس طریقہ سے بالکل برابر کا معاملہ غلام کے ساتھ اس نے دیکھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کا وقت ہوتا' کھانا تیار ہوتا تو غلام کو بچا کھچا الگ نہیں دیتے' بلکہ اس کافر غلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ بٹھا کر اپنے برتن میں شریک کر کے کھانا کھلاتے' کافر غلام کو اپنے ساتھ شریک کرتے' اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو خود کھاتے ہیں وہی اسے بھی کھلاتے ہیں اور کھانے کے بعد عادت شریفہ کے مطابق کسی درخت کے سائے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو تھوڑی دیر کے بعد سورج ڈھلتا تو سایہ اتر کر دھوپ آ جانی چاہئے تھی' لیکن وہ درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ نہیں آنے دیتا بلکہ اپنا رخ پلٹ دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ باقی رہتا' اس غلام نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلے جا رہے ہیں' مشرق' مغرب' شمال اور جنوب کہیں بادل نہیں ہے لیکن بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اس رفتار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے جا رہا ہے' دھوپ نہیں آنے دیتا' اس نے دیکھا کہ حضور چلے جا رہے ہیں اور چٹانوں سے سنگریزوں سے' پتھروں سے آواز آ رہی ہے۔ السلام علیکم یا نبی اللہ! السلام علیکم یا رسول اللہ! شام کی سرحد پر پہنچے' وہاں ایک راہب تھا' مستورہ اس کا نام تھا' وہ اس غلام کو ملا اور کہنے لگا کہ دیکھو یہی تمہارے آقا ہیں جن کے ساتھ ساتھ تم سفر کر رہے ہو' یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے' وعدہ لیا ہے اور جو علامتیں بتائی ہیں وہ سب ان میں پائی جاتی ہیں' یہ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔ اب شام میں داخل ہوئے' بزنس' کاروبار شروع ہوا' اس غلام نے دیکھا کہ ایک پیسے کی بھی گڑبڑ نہیں' دودھ الگ پانی الگ' کسی چیز میں ایک پیسے کی کمی زیادتی نہیں۔ حساب بالکل صاف اور ضرورت کے لئے دودھ' میٹھا' آٹا' گھی' کوئی چیز خریدیں تو لی تو گئی دو دن کے لئے اور دس دن تک استعمال ہو رہی ہے' ختم نہیں ہوتی' برکت ہی برکت۔ جس چیز میں ہاتھ ڈال دیں نفع ہی نفع' نہایت کامیاب خریدار آئے' چیز کو دیکھیں الٹ پلٹ کر پسند کرے' قیمت پوچھے اور قیمت دے کر چیز لے جانا چاہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ لیں' تم نے جو چیز دیکھی اچھے طریقے سے اور پسند کی اور پیسے بھی دے دیئے ہیں' اس میں عیب ہے' تمہیں پتہ نہیں چلا' پھر یہ دیکھو اب تمہارا جی چاہے لو' جی چاہے تو چھوڑ دو۔ تمام دنیا کے تاجروں کا یہ طریقہ ہے کہ چونی کمانے کے لئے' اٹھنی کمانے کے لئے سو جھوٹ بولتے ہیں' قسمیں کھاتے ہیں' عیب کو ہنر بتاتے ہیں' بہلاتے ہیں' کسی طرح وہ چیز بک جائے' پیسے مل جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنے آپ دیکھ بھال کر ایک چیز پسند کی'

پیسے دے کر لے جانا چاہتا ہے‘ کسی نے کچھ نہیں بتایا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ روک کر اسے عیب کھول کھول کر بتلاتے ہیں‘ وہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

سفر سے واپسی ہوئی‘ میسرہ نے اپنی آقا حضرت خدیجہؓ سے منہ بھر بھر کے تعریف کی‘ ایسے اخلاق‘ ایسے مجھے اپنے ساتھ کھلاتے تھے‘ جو خود کھاتے تھے وہ مجھے بھی کھلاتے تھے‘ ایک برتن میں شریک کر کے اپنے ساتھ کھلاتے تھے اور کبھی نام نہیں لیتے تھے‘ کبھی برا نہیں کہتے تھے‘ کبھی ڈانٹتے نہیں تھے‘ غلطی پر بھائی کہہ کر پکارتے تھے اور بادل کو اس طرح دیکھا اور درخت رخ پلٹ کر دھوپ نہ آنے دے‘ سنگریزوں کو سلام کرتے سنا: السلام علیکم یا نبی اللہ! السلام علیکم یا رسول اللہ! تمام معاملات میں صاف‘ ایک پیسے کا دغا نہیں‘ دودھ کا دودھ پانی کا پانی‘ اس طرح لوگوں کے ساتھ معاملات‘ نہایت برکت حیرت انگیز‘ جس چیز کو خرید لیں ختم نہ ہونے پائے‘ جس معاملہ میں ہاتھ ڈال دیں برکت ہی برکت ظاہر ہو‘ یہ ساری باتیں سن کر حضرت خدیجہؓ کہنے لگیں کہ سچ کہا کہ دنیا میں ان جیسا آدمی نہیں‘ جب تم آرہے تھے دونوں تو میں اوپر بالا خانے میں تھی‘ کھڑکی سے میں نے دیکھا‘ دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں‘ یقیناً اللہ نے ان کو ایسی ہی شان دی ہے‘ پچیس سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ان کے ساتھ ہوا‘ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خواہش ظاہر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں چاہتی ہوں کہ آپ سے میری شادی ہو جائے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے کہا تم چچا سے کہو تمہارے چچا رشتہ لے کر آئیں‘ میں قبول کر لوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گئے ابو طالب کے پاس اور جا کر کہا کہ آپ میرا رشتہ حضرت خدیجہ سے کر دیں‘ انہوں نے کہا: بیٹا! ایسی مغرور‘ ایسی متکبرہ‘ دو مرتبہ بیوہ ہوئیں اور مکہ کا کوئی سردار ایسا نہیں جو اپنا رشتہ لے کر نہ گیا ہو اور اس نے ٹھوکر نہ ماردی ہو‘ تم یتیم اور غریب‘ میں جاؤں تو کیا ہوگا؟ ٹھوکر ماردے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ جایئے‘ دیکھئے تو سہی‘ وہ تیار ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب میں طویل خطبہ پڑھا‘ وہ تو خود خواہش مند تھیں‘ انہوں نے فوراً قبول کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے ہوا‘ جن کی عمر اس وقت چالیس سال تھی‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پندرہ برس بڑی تھیں‘ دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں‘ کئی بچوں کی ماں تھیں ان سے پہلا نکاح ہوا‘ پھر ساری عمر کبھی کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہوا‘ وہ اپنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دیتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی تو زندگی انتقال کے بعد دوسری شادیاں ہونے کے بعد بھی کسی بیوی سے حضرت خدیجہؓ جیسا تعلق اور محبت نہیں ہوئی‘ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد سمجھدار اور پیاری بیوی تھیں‘ مگر وہ یہ کہتی ہیں کہ مجھے کسی عورت پر رشک نہیں ہے‘ جتنا حضرت خدیجہؓ سے‘ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو مقام خدیجہؓ کا تھا وہ میرا ہو جائے۔ آخر وقت تک جب کبھی ان کا ذکر آتا تو ان کا خیر سے ذکر کرتے اور بھلائیوں سے اور کمالات سے ان کی تعریفیں فرماتے‘ ان کے لئے دعائیں کرتے‘ اگر کوئی عورت خدیجہؓ کی سہیلی ہمارے گھر آجاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ خدیجہؓ کی سہیلی ہیں‘ ان کا اعزاز کرو‘ ان کو بٹھاؤ‘ ان کو کھلاؤ‘ ان کو پلاؤ‘ خاطر تواضع کرو‘ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جتنا غبطہ مجھے حضرت خدیجہؓ پر آیا کسی عورت پر نہیں آیا‘ اتنا تعلق آخر وقت تک ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رہا اور وہ اتنی دولت مند‘ ایسی حیثیت کی عورت‘ جس نے مکہ کے ہر سردار کو ٹھوکر ماردی تھی‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کوئی مصیبت آئی‘ مکہ والوں نے بائیکاٹ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک گھاٹی میں محصور ہو گئے‘ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جنگل کی گھاس کھاتے تھے‘ کوئی آدمی نہ بیچتا‘ نہ خریدتا تھا اور نہ معاملہ کرتا تھا لیکن حضرت خدیجہؓ کا بائیکاٹ نہیں تھا‘ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں گئیں اور نہ بائیکاٹ میں شریک ہوئیں۔ خدیجہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہیں‘ ابو طالب شریک رہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑا‘ پوری وفاداری سے ساری عمر ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ مقدر میں اسلام نہیں تھا اور اس دنیا سے اسلام سے محروم گئے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش کی اور یہ کہا: ”یا عمی! قل کلمۃ“ اے چچا! ایک مرتبہ کلمہ کہہ دو اور مجھے قیامت کے دن شفاعت کرنے کا موقع دے دو‘ اللہ سے میں کہوں گا کہ میں گواہ ہوں‘ میرے سامنے یہ کہا ہے اور کسی طرح آپ کو نجات مل جائے‘ وہ تیار ہوئے‘ ابو جہل نے کہا کہ ناک کٹ جائے گی‘ ہمارے باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں گے اور ہمارا کیا حشر ہوگا؟ عورتیں طعنہ دیں گی‘ ایسا ہوگا ویسا ہوگا‘ کلمہ نہیں پڑھ سکا‘ جب انہوں نے جواب دے دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر آگئے‘ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ (ابو طالب کے بیٹے) آئے اور حضور سے کہا: ”ان عمک الضال قد مات“ تمہارا گمراہ چچا مر گیا‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کروں؟ جاؤ اسے کسی گڑھے میں ڈال دو‘ تو مقدر میں نہیں تھا‘ ایمان نہیں لا سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت‘ معاملات صبر اور اخلاق حسنہ سب کے ساتھ تھے‘ جب حضور صلی اللہ

علیہ وسلم مظلوم تھے تو مظلوم آدمی دب کر سب کے ساتھ اچھے اخلاق برتتا ہی ہے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی' دو سال تک مدینے کے لوگ آتے رہے حج کے زمانے میں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لاتے رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہوتے رہے اور عرض کرتے رہے کہ آپ پر بڑا ظلم ہو رہا ہے' ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں' ہم لوگ سن سن کر پریشان ہیں' مدینہ منورہ موجود ہے' آ جائیے' ہم لوگ جان دے دیں گے' کوئی آپ کو گزند نہیں پہنچائے گا' آپ آ جائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں! مصیبتوں سے گھبرا کر آرام اور آسائش کے لئے مکہ چھوڑ دوں' یہ نہیں کروں گا' اللہ سب جانتا ہے جو کچھ ہو رہا ہے' جب اللہ کہے گا کہ جاؤ تو جاؤں گا اور اللہ نہیں کہتا تو میں مکہ چھوڑ کر مدینہ نہیں جاؤں گا۔ تشریف نہیں لے گئے' دوسرے سال اور حضرات آئے' سات آٹھ آدمی' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لائے اور بیعت ہوئے اور پھر عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں' میں اپنی آسانی کے لئے چھوڑ کر چلا جاؤں' یہ نہیں کروں گا۔ اللہ خوب جانتا ہے' اس کو اختیار ہے' جب کہے گا تب جاؤں گا' مکہ والوں نے تنگ ہو کر جب ہر تدبیر بیکار ہو گئی اور ایمان کا ایک ماننے والا بھی کسی قیمت پر اسلام چھوڑنے پر تیار نہیں ہوا آج تو مسلمان اپنے حیثیت اتنی بگاڑ چکے ہیں کہ چند ٹکوں میں قادیانی ہو جائیں' پندرہ روپے میں کافر' مرتد' کرسچن ہو جائیں' جو چاہو بنا لو' ایمان کی کچھ حیثیت ہی نہیں آخرت پر یقین نہیں ہے' اس کی فکر نہیں ہے' بس ہائے پیسہ ہائے پیسہ' خدا کے بجائے پیسہ' ہر بے ایمانی ہر چار سو بیسی پیسے کے لئے کرنے پر تیار ہے' رات دن جس گلی میں جاؤ ایمانداری کا کوئی نام نہیں اور بے ایمانی عام ہے' تو بھائیو! ایسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں' میں نہیں جاتا۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں ایک اونٹ میں دوسرا دوسرے اونٹ میں باندھ دیا' اس اونٹ کو ادھر دوڑایا اور اس اونٹ کو ادھر دوڑایا اور اس اونٹ کو ادھر دوڑایا ان کے جسم کے دو ٹکڑے ہو گئے' آخری سانس تک احد' احد' احد' اللہ ایک ہے' اللہ ایک ہے' اللہ ایک ہے' زبان پر جاری رہا' کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں' اس حال میں جان دے دی' تو یہ حال تھا اسلام کا اور مظلومیت کا' ظلم برداشت کرتے رہے اور آج کل لوگوں کا یہ حال ہے' دنیا کا اس قدر غلبہ ہے' بنگلہ دیش' مشرقی بنگال' پاکستان بنا' مردم شماری جو ہوئی تو عیسائیوں کی تعداد چھ ہزار سے پچاس لاکھ ہو چکی تھی' پینتیس سال کے اندر آٹھ دس جماعتیں اسلام کو ختم کرنے کے لئے بن چکی ہیں اور بنگلہ دیش کے قلب ڈھاکہ میں بہت بڑا کالج ہے کرچنوں کا اور اسی طرح پورے بنگال میں دو دو میل' تین تین میل پر کالج' یونیورسٹیاں' احاطہ اور مکانات اور چرچ وغیرہ قائم ہیں' وہاں عیسائیت کے لئے کام کرنے والی سب سے بڑی تنظیم این جی اوز ہیں وہ یہاں بھی ہیں' آپ کے یہاں (پاکستان میں) این جی اوز کے بائیس ہزار اسکول ہیں جو سلو پوائزن کے ذریعے مسلمان بچوں کو کرسچن بنا رہے ہیں' اور نوے ہزار عورتیں ہیں جو ان این جی اوز کی نوکر ہیں' وہ اسلام کو ایک ایک گھر سے ختم کر رہی ہیں وہ عیسائیت کے لئے رات دن کام کر رہی ہیں اس طریقہ سے پیسہ سے ہسپتالوں میں' ہسپتالوں میں بڑا شور ہے کہ تعلیم دیتے ہیں اور علاج کرتے ہیں اور یہ سب فری (مفت) ہوتا ہے' بنگلہ دیش میں یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اور مرد بے چارے ان پڑھ قسم کے جاتے ہیں اور وہ جا کر اپنے آپ کو دکھاتے ہیں تو عیسائی ڈاکٹر ان کو دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ دیکھو دوا لے جاؤ' الٹی دوا دیتا ہے وہ اور کہتا ہے کہ سات بار بسم اللہ پڑھنا اور اللہ سے دعا مانگنا کہ اے اللہ شفا دے' اور یہ کرنا اور وہ کرنا' سب سکھائی پڑھائی باتیں' اور وہ الٹی دوا دیتا ہے' دو تین دن کے بعد مریض پھر آتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بیماری بڑھ گئی' یہ ہوا وہ ہوا' تو ڈاکٹر کہتا ہے کہ تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوگی' دعا نہیں مانگی ہوگی؟ یہ بھی کیا' یہ بھی کیا' پھر بھی اللہ نے شفا نہیں دی۔ کہتا ہے اچھا لاؤ دوسری دوائی دیتا ہوں اور دیکھو تین مرتبہ یہ دعا مانگو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کھانے سے پہلے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہو کہ اے عیسیٰ! ہمیں صحت دینا' اب ٹھیک دوا دی ہے اور اس ان پڑھ جاہل نے وہ دعا مانگ لی اور دوا کھالی۔ اس سے فائدہ ہو گیا' وہ دوا تھی ہی ٹھیک' اسی طرح وہ ایسے سلو پوائزن ہر ہسپتال میں' ہر اسکول میں دے رہے ہیں' ڈھاکہ میں ایک بڑا افسر ہفتہ وار چھٹی پر گھر آیا بچہ اس کا انگلش میڈیم کرچن اسکول میں پڑھتا تھا' وہ بھی چھٹی کے دن گھر آیا' باپ بیٹھا ہوا تھا' باپ کے منہ سے نکلا ایک اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے' بیٹے نے فوراً لقمہ دیا' اسے ٹوکا: "خدا تو تین ہیں' ایک نہیں' تم نے کیسے کہہ دیا کہ ایک اللہ ہے"۔

ماں باپ کو پتہ ہی نہیں چلتا' وہ بھی اس کی فکر نہیں کرتے اور اس طرح سلو پوائزن کے ذریعہ ہر لڑکے' لڑکی کا مزاج مرتد اور عیسائیت میں رنگا ہوا بنایا جا رہا ہے' اور یہی مقصد ہے ان این جی اوز کی کوششوں کا کہ عیسائی نہ سہی' چلو اور تو تمام اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہیں' شرابی ہوں' جواری ہوں' زانی ہوں' ناجائز تعلقات ہوں اور اسلام سے متنفر ہوں' اس طرح کی نسل ہر جگہ بن رہی ہے' آپ کے ہاں بھی این جی اوز کام کر رہی ہیں' دیہاتوں میں جوان لڑکیوں کو لے جاتے ہیں اور وہ نوجوان جو دین' اسلام' نماز' روزہ' حرام حلال' آخرت اور

دنیا کچھ نہیں جانتے' ان نوجوانوں کو وہ لڑکیاں' جو آپ کے ہاں بہت سے گانے ہیں' ناچ ہیں' پنجابی کی مختلف زبانوں کے دوہڑے کرتی ہیں اور سناتی ہیں' اور وہ نوجوان جو بالکل بے خبر ہیں' پاگل ہیں' وہ ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں' اور خیمے لگے ہوئے ہوتے ہیں' ان میں رات گزارتے ہیں' زنا اور شراب ہوتی ہے' اور اس طرح عیسائیت پھیلائی جاتی ہے۔

مسلمانوں کی نسل کو بالکل پتہ نہیں' ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں علمائے کرام عیش کے عادی ہیں' علماء کو چاہئے کہ وہ باسی روٹی' سوکھی روٹی کھا کر پیدل چل کر دین کے لئے مصیبت اٹھائیں' پاکستان کے علماء اس کے لئے تیار نہیں ہیں' کوئی فکر نہیں' نماز نہیں' جماعت نہیں' مسجد نہیں' دینداری نہیں' علم نہیں اور اس طریقے سے لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔ علماء اپنی نزاکت مخملی فرش سے نیچے اتر جائیں اور مسجد میں نماز' جماعت' اور دین سکھائیں' اس کے لئے تیار نہیں ہیں' معاف کیجئے گا بڑی بڑی تنخواہیں دس دس ہزار روپے کی مدرسے میں ملیں تو مدرسے میں پڑھائیں گے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ آخری وقت تک پانچ سو روپے تنخواہ لیتے تھے جبکہ اخراجات تو ہزاروں کے تھے' حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تنخواہ شوریٰ نے بڑھانی چاہی' پچاس روپے سے کچھ زیادہ کرنی چاہی' حضرت شیخ الہندؒ نے کہا: نہیں بھائی مجھ سے تو یہ پچاس روپے کا حساب بھی نہیں دیا جائے گا' میں تنخواہ بڑھوا کر کیا کروں گا؟ مجھے نہیں چاہئے۔ بس یہی بہت ہے۔ آپ جو یہ دیوبند' دیوبند پکار رہے ہیں' کیا یہ ٹیلیویژن سے ہوا ہے' ویڈیو سے ہوا ہے' خون پسینہ اللہ کے لئے ایک کیا ہے' تب ہوا ہے۔ کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے ٹیلیویژن سے اور اے سی سے؟ اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر دیں پھر اللہ مدد کرتا ہے اور سب کچھ کرتا ہے آج تم دیوبند کی نقل کے نعرے لگاتے ہو اور کہیں دیوبند نہیں' ان اکابر کا کوئی نمونہ نہیں' کوئی خون پسینہ ایک نہیں کرتا' کوئی دیہات میں دھکے نہیں کھاتا' کوئی فاقہ نہیں جھیلتا' کوئی اسلام کی فکر نہیں کرتا' ایک نسل مرتد ہو رہی ہے اور تیاریاں ہو رہی ہیں کہ کئی کئی ضلعوں کو عیسائی ریاست آپ کے پنجاب میں بنالیں' سازشیں ہو رہی ہیں اور آپ کو فرصت نہیں اے سی سے نکلنے کی' گرمی میں کہاں نکلیں گے آپ' اور آپ کو کوئی فکر نہیں کہ مسجد ہے' نہیں ہے' چھپر کی ہو' کوئی امام ہو' کوئی موذن ہو' اسے سمجھائیں' جماعت کے بارے میں' ایمان کے بارے میں' اس کی فکر کریں کوئی توجہ نہیں' کوئی کام نہیں' یہ اللہ کے ہاں گرفتار ہوں گے' پکڑے جائیں گے' چھوٹ نہیں سکتے' صرف تنخواہ لے کر مدرسوں میں پڑھاؤ' یہ کام بھی بہت ضروری ہے لیکن اتنا ہی کافی نہیں۔ اسلام رہے گا تو مدرسے رہیں گے' اسلام ہی مٹ جائے گا خدانخواستہ' تو مدرسے کہاں سے آئیں گے؟ کون طالب علم ہوگا؟ کس کو پڑھاؤ گے؟ اس لئے پہلے دین کی خدمت کرو' اس کے لئے محنت کرو' قربانیاں دو۔

بنگال میں ایک شخص جاتا تھا چرچ میں' جو وہ کہلوانا چاہتے تھے کہہ دیا کرتا تھا اور پیسے کچھ لے لیا کرتا تھا' پھر گاؤں میں آکر اللہ کے آگے روتا پیٹتا تھا' استغفار وتوبہ کرتا تھا: "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں سچا ایماندار ہوں' پیسے کی مجبوری ہے' غربت ہے' کیا کروں؟ کلمہ کفر کہنا پڑتا ہے' وغیرہ وغیرہ" اس کی کسی نے اطلاع عیسائی مشنری والوں کو دے دی کہ جب یہ گاؤں جاتا ہے تو استغفار وتوبہ' رونا پیٹنا کرتا ہے' تو اس کے بعد جب یہ گیا تو اس کو پادری نے کہا کہ تم سچے عیسائی نہیں ہو اور تم جھوٹ بولتے ہو' ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے' چلے جاؤ' اب یہ گھر والوں کو مصیبت میں چھوڑ کر آیا تھا کہ پیسے لاؤں گا تو کھانا ہوگا' یہ ہوگا وہ ہوگا' اب کہاں جائے' پریشان ہو گیا' تو اس نے خوشامد کی اور یہ کہا کہ بھئی جو کہو میں کہہ دوں گا' انہوں نے کہا کہ نہیں تم ایسے نہیں ہو' جب زیادہ کہا تو کہنے لگے کہ جو ہم کہیں وہ کرنا پڑے گا۔ قرآن زمین پر رکھا اور اس شخص کو قرآن پر کھڑا کیا اور یہ کہا کہ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ قرآن جھوٹا اور بائبل سچی ہے' یہ جو آج میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں کرسچن لوگوں کی' یہ ہے ان کی حقیقت۔ آج ان کے ساتھ منافقت برتو اور ان کے ساتھ صحیح معاملہ نہ کرو' اور اسلام کو غارت تم کروا دو تو بوسنیا بنے گا' کوسوو بنے گا' تمہارا پاکستان انڈونیشیا بنے گا' اور تم چین سے نہیں رہو گے اور تمہارے دشمن سے یار بنے ہوئے لوگ تمہارے پیٹ میں چھرا ماریں گے' انڈونیشیا کے مسلمانوں کا گوشت کباب بنا بنا کر پکایا گیا ہے۔ دنیا میں دیکھو تو کہ کیا ہو رہا ہے؟! اسلام کی فکر نہیں اور نسلوں کی نسلیں مرتد ہو رہی ہیں' عیسائی ہو رہے ہیں' یہودی ہو رہے ہیں' قادیانی ہو رہے ہیں' اور کوئی توجہ نہیں۔ میں نہیں کہتا کہ جھگڑا کرو لیکن کم سے کم ان کو دین کی تعلیم تو دو' سمجھاؤ تو سہی' نماز باجماعت کا پابند کرو' انہیں حرام وحلال کا تو پتہ ہو' کوئی نظام بناؤ' کوئی تنظیم بناؤ اور زکوٰۃ' صدقات' خیرات دنیا بھر کے مصارف میں خرچ کرتے ہو' اسلام کے لئے بھی خرچ کرو' ان غریبوں کو تم زکوٰۃ نہیں دو گے تو یہ کرچچوں کے پاس ہی جائیں گے' اور اگر ان کی صدقات وخیرات سے مدد کرو گے' بیواؤں کا' یتیموں کا' غریبوں کا ہاتھ بٹاؤ گے تو پھر یہ تمہاری بات سنیں گے' تمہاری بات میں اثر ہوگا' بنگلہ دیش میں علماء دیکھ کر آئے ہیں کہ کچھ کام ہو رہا ہے تو تقریباً چالیس' پچاس لاکھ روپے سالانہ سے یہ کام شروع ہوا ہے' اور دنیا بھر سے زکوٰۃ

صدقات جمع کر کے ان غریبوں کو دے رہے ہیں اور ان کو اسلام پر پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' وہ خود معمولی مدد کرنے پر کہتے ہیں کہ مسلمان اگر ہمیں دیکھیں' ہماری کچھ خبر لیں تو ہم کافروں کے پاس کیوں جائیں؟ تو اس لئے بھائیو! سوچو' واقعات تو بہت ہیں' میں تفصیل میں نہیں جاتا لیکن آج دنیا سے اسلام کو مٹانے کے لئے اسرائیل اور تمام عیسائی ملک کروڑوں ڈالر خرچ کر کے لگے ہوئے ہیں' تو اللہ کے بندو! دیندار علماً ہفتہ میں ایک دن صرف نکال لو اور کسی ایک گاؤں میں دو چار اس میں ہر ضلع کے لوگ اور مدرسے کے لوگ جائیں اور جا کر پہلی بات یہ کہ نماز اور جماعت اور ہر گاؤں میں یہ کام ہوتا کہ نماز اور جماعت ہو پانچوں وقت اور بچوں کو دین کی تعلیم ہو سکے' اور یہ نگرانی ہو کہ کوئی اسلام دشمن عورت یا مرد اس گاؤں میں نہ آنے پائے اس کی فکر کرنی چاہئے کم از کم اتنا تو کرنا چاہئے لیکن وہ مدرسے والے بدقسمتی سے اے سی' کولر اور جناب کیا کہوں؟ کیسے ان کو مصیبت اٹھانے' قربانی دینے کی توفیق ہو؟ وہ عیش و آرام میں زندگی گزار رہے ہیں اور اسلام کا بوریا بستر بندھ رہا ہے' آپ کو یہ تکبر ہے کہ ہمارا ملک پاکستان ہے حالانکہ اندر سے کھوکھلا ہو گیا ہے۔ ضلعوں کے ضلعے ارتداد کا شکار ہیں اور قسم قسم کی تحریکات چل رہی ہیں۔ کوئی گمراہی ایسی نہیں جو آپ کے ملک میں برآمد نہ ہوتی ہو' آپ کچھ توجہ کیجئے۔ مسلمانوں کو سیدھے راستے پر لائیے' بچائیے۔ اللہ نے آپ کو کاریں بھی دی ہیں' پیسہ بھی دیا ہے' زکوۃ بھی نکالتے ہیں' مدرسوں میں بھی خرچ کیجئے لیکن غریبوں کی طرف بھی توجہ کیجئے' تو بھائیو! اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے راستے پر چلو' ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں شہروں میں فتنہ ہے اہل قرآن کا' قرآن کے مقابلہ میں یہودیوں اور قادیانیوں کی جھوٹی کتابیں لکھی اور پڑھی جارہی ہیں' قرآن نے اس کو حرام کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام کیا ہے' اس کے باوجود اس کو دلیل بتایا جاتا ہے جھوٹی کہانیوں کو' اسرائیلیات کو' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو متہم کیا جاتا ہے' اور ایمان خراب کیا جاتا ہے' یہ لوگ اہل قرآن نہیں' حقیقت میں وہ جھوٹے ہیں' قرآن کو نہیں مانتے' قرآن میں اللہ نے اللہ کی اطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دونوں کا حکم دے کر دونوں کو فرض کیا ہے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا انکار' حدیثوں کا انکار کرتے ہیں تو قرآن کی مخالفت کرتے ہیں' تو وہ اہل قرآن نہیں ہیں' وہ جھوٹے ہیں' دھوکہ دیتے ہیں' اپنے آپ کو بھی' اور جہنم میں جانے کی تیاری کر رہے ہیں' اور یہودیوں کی اور قادیانیوں کی کتابیں پڑھتے ہیں' ان کو اللہ نے صحابہ کرام کی مخالفت کی لعنت میں گرفتار کرلیا ہے' تو بہر حال ایمان کی فکر کرو اور گمراہیوں سے بچو۔

ہمارے ہندوستان میں کچھ نوجوان اسی طرح کے بکے ہوئے ہیں' ایک نوجوان باہر سے پانچ کروڑ روپیہ اسی تحریک کے لئے لے کر آرہا تھا' تو مسلمان کا ایمان کوئی چیز نہیں' جب چاہو خرید لو اور چاہے قادیانی بنالو' جب چاہو خرید لو اور عیسائی بنالو جب چاہو خرید لو اور اہل قرآن بنالو تمام گمراہیاں مسلمان قبول کرنے کو تیار ہیں' بدقسمتی سے ایسا ہو گیا ہے کہ ایمان سے بیر (دشمنی) ہے اور پیسہ خدا بن گیا ہے۔ ان چیزوں سے بچنا چاہئے اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے' اور گمراہی اور جہنم سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور شر و فتن سے بچائے' اور صحیح راستے پر چلائے۔ آمین۔

(بشکریہ ماہنامہ "النور" کشمیر)

جب ضیاء آفتاب ہوا

علامہ سید سلیمان ندوی

"جب سورج کی روشنی ذرہ پر پڑتی ہے تو وہ چمکنے لگتا ہے لیکن اس کی چمک کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سورج بھی اتنا ہی روشن ہے' جتنا یہ ذرہ۔ یہ تحریر حضور کی خوبیاں اتنی ہی دکھلائے گی' جتنی ذرہ سورج کی روشنی کو دکھلایا کرتا ہے...... بہار کا موسم تھا' صبح صادق کی روشنی پھیل چکی تھی' سورج ابھی نہیں نکلا تھا کہ ماہ ربیع الاول کی ۹/ تاریخ کو سرور کائنات پیدا ہوئے۔ دن دوشنبہ کا تھا' حضور کے باپ کا نام عبداللہ ہے' عبودیت حضور کے خون میں شامل تھی۔ حضور کی والدہ مکرمہ کا نام آمنہ خاتون ہے۔ امن کے شکم میں حضور نے پرورش پائی۔ حضور کی دایہ کا نام حلیمہ ہے۔ حلم اور بردباری کا دودھ حضور نے پیا...... آفتاب کی سفید و صاف روشنی کائنات میں نور و حرارت پیدا کرنے والی ہے۔ علماً نے اس روشنی میں سات مستقل رنگ معلوم کئے ہیں اور جب ان ساتوں بحکم وحدت بیضا ونقیہ بن کر عالم افروزی کی' تب اس کا نام ضیائے آفتاب ہوا۔ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "سراج منیر" کہا ہے اور یہ جتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک و دور کا باصرہ افروز و بصیرت افزاء ہے۔"

اسلام اور اہل اسلام کی مساعی جمیلہ

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور انسانیت کی پناہ گاہ ہے' یہی وہ دین ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے' جس میں توحید و رسالت کا بھی ذکر ہے اور جزائے اعمال کا بھی بیان ہے' اخلاق و معاشرت کی تعلیم بھی دی گئی ہے اور فقہ و قوانین کے ضابطے بھی بتائے گئے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ سیاسیات کے ضابطے ہیں' معاشیات کے قاعدے ہیں اگلوں کی حکایتیں ہیں' پچھلوں کے لئے ہدایتیں ہیں' اشخاص کے تذکرے ہیں' اعمال پر تبصرے ہیں' لہٰذا اس کی کرنیں جس دل پر پڑتی ہیں اس کو اپنی طرف کھینچتی ہیں' اس لئے کہ یہاں دل کے سکون وچین اور زندگی کے خوشگوار بنانے کے جو ضابطے ہیں وہ کہیں نہیں ملتے۔ ذیل میں چند ایسے افراد کے واقعات کا ذکر ہے جو اسلام کی اسی کشش کے سبب اس کے دامن سے وابستہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔

جریدہ ''العالم الاسلامی'' کی حالیہ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا میں سالانہ اسلام قبول کرنے والوں کی شرح دوسو سے زائد ہے۔ ان میں بالخصوص دوسرے ادیان و مذاہب کے پوپ اور پادری کی ایک معتد بہ تعداد ہے۔ آسٹریلیا میں رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ استاذ اسامہ احمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سابقہ سالوں میں ملک کے اندر دہریت و الحاد کے مختلف نظریات کی تشہیر زوروں پر تھی جن کے اثرات مسلمانوں کی نئی نسل پر مرتب ہوئے تھے' اب ماشاء اللہ نئی نسل کے ایمان کی صیانت و حفاظت کی کوشش جاری ہے' عیسائی مشنریاں اگرچہ اپنی پوری کوشش صرف کررہی ہیں لیکن کلیسا اور چرچ کی طرف سے لوگوں پر ٹیکسوں کی ادائیگی لوگوں پر دشوار گزار ثابت ہورہی ہے' جس کی وجہ سے وہاں کے افراد بالخصوص عیسائی اور چرچ سے وابستگان میں کافی حد تک نفرت پائی جارہی ہے' عالمی مذاہب کا جائزہ لینے کے بعد اگر انہیں کہیں امن وسکون نصیب ہورہا ہے تو وہ مذہب اسلام ہے' جس کی تعلیمات صلح وآشتی' امن وسلامتی

محمد فرمان نیپالی ندوی

سے عبارت ہیں' اسی وجہ سے وہاں کے باشندے بہت تیزی کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔ بیان کے اخیر میں استاذ اسامہ احمد نے داعیان اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ عالم اسلام کے اس خطہ کو بھی اپنی توجہات کا مرکز بنائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون پر حملوں کے بعد مختلف طریقوں سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی' اسلام کو دہشت گردی کا علمبردار کہا گیا اور لوگوں کو بھی باور کرایا گیا کہ یہ مذہب قتال و جہاد اور خون خرابہ کا حامل ہے۔ جدہ کے مشہور صحافی محمد حسن نے کہا کہ اعدائے اسلام کا یہ پروپیگنڈہ بہت سے افراد کی ہدایت کا سبب بنا' جب انہوں نے اسلام کا قریب سے مطالعہ کیا تو اس کے حاملین کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے تامل نہیں کیا۔ قبول اسلام کے بعد ان کے اندر مزید اسلامی معلومات حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا' اور اس سلسلہ میں انہیں معلومات حاصل کرنے کی فکر دامن گیر ہوئی تو انہوں نے اسلامی لائبریریوں کے ذریعہ اپنی پیاس بجھائی' تعلیمات نبوت کو پھیلانے والے نومسلموں کو ہر طرح سے فائدہ پہنچانے میں مصروف ہیں۔ ابھی حال ہی میں جنوبی افریقہ کے جمہوریہ ملاوی میں شباب اسلامی تنظیم مکہ مکرمہ نے تقریباً چھ ہزار دینی و ثقافتی کتابیں تقسیم کی ہیں۔ واضح رہے کہ جمہوریہ ملاوی کے گیارہ لاکھ افراد میں سے تقریباً بیس فیصد مسلمان ہیں' تنظیم کے معاون سیکریٹری عبدالوہاب نورولی نے بتایا کہ تقسیم کردہ کتابیں' عقائد' عبادات' اخلاقیات اور معاملات پر مشتمل ہیں' ذکرواذکار' دعاومناجات سے متعلق کتابچے بھی تقسیم کئے گئے اور حق کے پھیلانے کے لئے انگریزی و مقامی زبان میں تفاسیر قرآن بھی دی گئیں ہیں۔

قبول اسلام کے بڑھتے ہوئے رجحان کے

پیش نظر دعوتی و رفاہی ادارہ حرمین نے بھی تقریباً پچاس ممالک میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ اس ادارہ کے تحت افریقہ میں ۳۳۸ مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے گئے اور رفاہ عام کے لئے ۵۰۰ کنویں کھدوائے گئے۔ ''العالم الاسلامی'' کی رپورٹ کے مطابق ''المملکۃ القابضۃ'' نامی کمپنی کے سیکریٹری شیخ ولید بن عبدالعزیز نے اپنے ذاتی خرچ سے تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تراجم و تفاسیر قرآن کریم کے نسخے چھپوائے ہیں' یہ تفاسیر ابھی صرف چار زبانوں یعنی بوسنیائی زبان میں پچاس ہزار' البانی زبان میں ۴۰ ہزار' فارسی' سندھی زبانوں میں ۲۰'۲۰ ہزار ہیں۔

ایتھوپیا میں اگرچہ عیسائی مشنریاں سرگرم ہیں لیکن وہاں کے افراد میں اسلامی بیداری کی لہر دکھائی دیتی ہے۔ مساجد اور مدارس جو مسلمانوں کے اسلامی تشخص کے ذرائع ہیں کثرت سے قائم کئے جارہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں صوبہ ''اورومیا'' کے ''جما'' والے علاقے میں تقریباً ۳۰ مسجدیں تعمیر کرائی گئی ہیں اور یہ مسجدیں مساجد اہل السنۃ والجماعۃ کے نام سے معروف و مشہور ہیں۔ صرف شہر ''جما'' میں پانچ مسجدیں تعمیر کی جاچکی ہیں اور بحمداللہ لوگوں نے پابندی کے ساتھ ان میں نماز پڑھنا بھی شروع کردیا' انشاءاللہ اعدائے اسلام کی اسلام کے خلاف سازشیں ناکام ثابت ہوں گی اور پھونکوں سے یہ چراغ کبھی نہ بجھے گا بلکہ یہ ایسا نورانی چراغ ہے جو پھونکنے سے مزید روشن ہوتا جائے گا۔

نومسلموں کو مزید علمی اور فکری غذا پہنچانے کے لئے یورپ میں بھی تحقیقاتی ادارے اور اسلامی مراکز قائم ہوگئے ہیں جن کی تعداد تقریباً ۴۳ ہے' یہ مراکز دنیا کے ۱۰۹ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو نومسلموں کو اسلام کی حقیقت سے واقف کرانے میں سرگرم ہیں۔ ''العالم الاسلامی'' کی رپورٹ کے مطابق صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۲۴ اکیڈمیاں اور ایک سو مراکز دعوت اسلام کی نشرواشاعت کے لئے سرگرم ہیں۔ لندن میں ۳۰ سے زائد تنظیمیں اسلامی معلومات فراہم کرنے اور صحیح رہنمائی کرنے میں مصروف ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ سعید الخوتانی نے یورپ وامریکہ میں مختلف عہدوں پر فائز افراد کے قبول اسلام کی ایک رپورٹ تیار کی ہے' اس میں لکھا ہے کہ اٹلی کے صوبہ مباردیہ کے ''روزا ریوسکوئی'' نے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے اور اب انہوں نے اپنا نام عبدالرحمن رکھ لیا ہے۔ ان کی عمر ۴۴ سال ہے۔ الجزائر کے سفیر برائے جرمنی ''مرادھوفمان'' نے ابھی چند سال پہلے اسلام قبول کیا ہے' اور اس سے متعلق چند کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں ''یومیا الماني مسلم'' یعنی جرمنی مسلمان کے روزنامچے اور ''اسلام کبدیل'' اسلام نعم البدل قابل ذکر ہیں' الجزائر ہی کے ایک شخص کا نام ''بیرالالی'' ہے انہوں نے اولاً: تمام ادیان و مذاہب کا مطالعہ کیا' پھر انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور جب قرآن کریم کی اس آیت:

''اور جو شخص بھی اسلام کے علاوہ
کسی بھی مذہب کو اختیار کرے گا' وہ خدا
کے نزدیک ناقابل قبول ہوگا اور آخرت
میں بھی اسے خسارہ اٹھانا پڑے گا''

پر پہنچے تو بے ساختہ اسلام قبول کرلیا۔ احمد جمال ایک ایسے شخص کا نام ہے جس نے موسیقی میں پچاس سال گزارے اور اب وہ ستر سال کے ہوگئے ہیں' جود وسخا جیسے ان کی فطرت میں داخل ہے' اللہ تعالیٰ کے بندوں بالخصوص محتاجوں' غریبوں کا خیال رکھتے ہیں' ان کا خود بیان ہے کہ انسان مسلمان کی حالت میں پیدا ہوتا ہے' وہ مسلمان ہوکر پیدا ہوئے تھے اگرچہ ان کے خاندان کے افراد کیتھولک عیسائی مذہب کے ماننے والے تھے۔

ان اسلام قبول کرنے والوں میں اسلامی معلومات حاصل کرنے کی فکر دامن گیر ہے' مختلف مکتبات سے اسلامی کتابیں بھی حاصل کررہے ہیں' وہ صرف انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ پر بھروسہ نہیں کررہے ہیں بلکہ ممالک اسلامیہ کا سفر کرکے وہاں کے معاشرہ کا جائزہ لے رہے ہیں اور ان کے طرز زندگی کو دیکھ کر سبق حاصل کررہے ہیں۔

ابھی حال ہی میں ایک امریکی عیسائی محققہ نے صرف اس ارادہ سے سوڈان کا سفر کیا کہ اسے وہاں طلاق اور مسلم پرسنل لاء پر اچھی خاصی معلومات حاصل ہوجائیں گی' اس نے ایک بیان میں ممالک اسلامیہ کے سلسلہ میں اپنا یہ تاثر دیا ہے کہ اسلامی ممالک اور مغربی ممالک کا ہم موازنہ نہیں کرسکتے کیونکہ مغرب سیکولرازم اور لامذہبیت کا نفاذ چاہتا ہے' انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے طلاق وخلع کا جو فلسفہ پیش کیا ہے وہ بہت اچھا اور بہتر ہے' اس طرح کا قانون کسی بھی مذہب میں نہیں' اس خاتون کا نام ''بادلاجون'' ہے۔ سوڈان جانے سے قبل انہوں نے شام کا بھی اسی مقصد کے پیش نظر سفر کیا تھا اور وہاں سال بھر قیام کرکے اسلامی معلومات حاصل کرتی رہیں' حتی کہ وہاں انہوں نے عربی زبان کو بھی سیکھا' اور اب وہ اپنی زندگی اسلامی طرز پر گزار رہی ہیں' نیز اسی کے ساتھ دعوت وتبلیغ کا فریضہ بھی انجام دے رہی ہیں۔

☆☆......☆☆

آیات قرآنیہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

قاری محمد عثمان منصور پوری

۳:اللہ تعالیٰ نے زندہ جسد عنصری کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا:

(۱)......دلیل:

ترجمہ: ''جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ منکر ہیں، روز قیامت تک پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا، ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔''

(سورۂ آل عمران:۵۵،ترجمہ: شیخ الہند)

اس آیت کریمہ کے متصل ماقبل کی آیت کریمہ: ''ومکروا ومکر اللہ'' میں باری تعالیٰ کی جس خفیہ کامل تدبیر کی جانب اشارہ فرمایا گیا تھا۔ اس کی تفصیل حسب بیان مفسرین آیت حاضرہ میں فرمائی گئی ہے۔ اس محکم تدبیر کے وقوع سے پہلے ہی جب کہ یہود بے بہبود حضرت عیسیٰ کی جائے قیام کا محاصرہ کرکے قتل وسولی پر چڑھانے کا ناپاک منصوبہ بنارہے تھے، حضرت حق جل مجدہ نے ایسے نازک وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کے لئے بشارت دے دی کہ آپ کے دشمن خائب وخاسر ہیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے فرمائے گئے:

(۱) میں تجھے پورا پورا لے لوں گا۔

(۲) اور تجھے اپنی طرف آسمان پر اٹھالوں گا۔

(۳) اور تجھے کفار (یہود) کے شر سے صاف بچالوں گا۔

(۴) تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

یہ چار وعدے اس لئے فرمائے گئے کہ یہود کے مکروتدبیر میں یہ تفصیل تھی کہ:

۱:حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑیں۔

۲:اور طرح طرح کے عذاب دے کر ان کو قتل کریں۔

۳:اور پھر خوب رسوا اور ذلیل کریں۔

۴:اور اس ذریعہ سے ان کے دین کو فنا کریں کہ کوئی ان کا متبع ونام لیوا بھی نہ رہے۔

لہذا ان کے پکڑنے کے مقابلہ میں ''متوفیك'' فرمایا یعنی تم کو بھرپور لینے والا ہوں، تم میری حفاظت میں ہو اور ارادۂ ایذاء وقتل کے مقابلہ میں ''رافعك الی'' فرمایا یعنی میں تم کو آسمان پر اٹھالوں گا، اور رسوا وذلیل کرنے کے مقابلہ میں ''مطهرك من الذين كفروا'' فرمایا یعنی میں تم کو ان یہود نامسعود سے پاک کروں گا، رسوائی وبے حرمتی کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور اعدام امت اور اعدام دین کے مقابلہ میں: ''جاعل الذين اتبعوك الخ'' فرمایا یعنی تیرے رفع کے بعد تیرے متبعین کو ان کفار پر غلبہ دوں گا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تقابلی مطالعہ ص۱۷۸)

توفی کے معنی:

بہرحال پہلا وعدہ لفظ توفی سے فرمایا گیا ہے، اس کے حروف اصلیہ وفاء ہیں۔ جس کے معنی ہیں پورا کرنا، چنانچہ استعمال عرب ہے: ''وفی بعهده'' اپنا وعدہ پورا کیا۔ (لسان العرب ص۲۷۸)

باب تفعل میں جانے کے بعد اس کے معنی ہیں: ''اخذ الشئی وافیا'' (بیضاوی) یعنی کسی چیز کو پورا پورا لینا، توفی کا یہ مفہوم جنس کے درجہ میں ہے جس کے تحت یہ تمام انواع آتی ہیں، موت، نیند اور رفع جسمانی۔ چنانچہ امام رازیؒ فرماتے ہیں:

''باری تعالیٰ کا ارشاد انی متوفیك صرف حصول توفی پر دلالت کرتا ہے اور وہ ایک جنس ہے جس کے تحت کئی انواع ہیں کوئی بالموت اور کوئی بالرفع الی السماء، پس جب باری تعالیٰ نے اس کے بعد ''ورافعك الی'' فرمایا تو یہ نوع کو متعین کرنا ہوا نہ کہ تکرار۔'' (تفسیر کبیر ص۴۸۱ ج۲)

یہ مسلّمہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظ جنس کو بول کر اس کی خاص نوع مراد لینے کے لئے قرینہ حالیہ ومقالیہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ تو یہاں توفی بمعنی رفع جسمانی

الی السماء یعنے کے لئے ایک قرینہ یہ ہے کہ اس کے فوراً بعد ورافعک الی فرمایا گیا۔ رفع کے معنی ہیں اوپر اٹھالینا، کیونکہ رفع وضع وخفض کی ضد ہے، جس کے معنی نیچے رکھنا اور پست کرنا۔

اور دوسرا قرینہ ومطہرک من الذین کفروا ہے کیونکہ تطہیر کا مطلب یہی ہے کہ کفار (یہود) کے ناپاک ہاتھوں سے آپ کو صاف بچالوں گا۔

چنانچہ ابن جریجؒ سے محدث ابن جریرؒ نے نقل فرمایا ہے:

"کہ باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی متوفیک الخ کی تفسیر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالینا ہی آپ کی توفی ہے اور یہی کفار سے ان کی تطہیر ہے۔" (تفسیر ابن جریر ۱۸۲،۱۸۳)

اور تیسرا قرینہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت مرفوعہ ہے، جس کو امام بیہقیؒ نے نقل فرمایا ہے، اور جس میں نزول من السماء کی تصریح ہے:

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم۔"
(کتاب الاسماء والصفات للامام البیہقی ص ۳۰۲)

اس لئے کہ نزول سے پہلے رفع کا ثبوت ضروری ہے۔

اسی طرح جب یہ لفظ موت کے معنی دے گا تو قرینہ کی احتیاج ہوگی مثلاً:

ترجمہ: "اے پیغمبران سے کہہ دو کہ تم کو قبض کرے گا ملک الموت جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (یعنی تم کو) مارے گا۔"
(سورۃ الم سجدہ:۱۱)

اس میں ملک الموت قرینہ ہے، دیگر متعدد آیات میں بھی بربنائے قرائن توفی بمعنی موت آیا ہے کیونکہ موت میں بھی توفی یعنی پوری پوری گرفت ہوتی ہے۔

ایسے ہی جہاں نیند کے معنی دے گا، تو بھی قرینہ کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً:

ترجمہ: "خدا ایسی ذات ہے کہ تم کو رات کے وقت پورا لے لیتا ہے، یعنی سلا دیتا ہے۔" (سورۃ انعام آیت:۶۰)

یہاں لیل اس بات کا قرینہ ہے کہ توفی سے مراد نوم ہے کیونکہ وہ بھی توفی (پوری پوری گرفت) کی ایک نوع ہے۔

یہ تمام تفصیلات بلغاء کے استعمال کے مطابق ہیں، البتہ عام لوگ توفی کو اماتت اور قبض روح کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

چنانچہ کلیات ابوالبقاء میں ہے

"التوفی الاماتة وقبض الروح وعلیه استعمال العامة او الاستیفاء واخذ الحق وعلیه استعمال البلغاء۔"
(کلیات ابوالبقاء ص ۱۲۹)

بہر حال زیر بحث آیت کریمہ میں بربنائے قرائن توفی کے معنی رفع جسمانی کے ہیں۔ اماتت کے نہیں ہیں۔ البتہ قبض روح بصورت نیند کے معنی ہو سکتے ہیں کیونکہ قبض روح کی دو صورتیں ہیں

ایک مع الامساک، اور دوسری مع الارسال۔

تو اس آیت میں توفی بقرینہ رافعک الی بمعنی نیند ہو سکتی ہے، اور یہ ہمارے مدعا کے خلاف نہیں ہوگا، کیونکہ مقام اور رفع جسمی میں جمع ممکن ہے۔ چنانچہ مفسرین کی ایک جماعت نے اس کو اختیار کیا ہے:

"(الثانی) المراد بالتوفی النوم ومنه قوله تعالیٰ الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فجعل النوم وفاة وکان عیسیٰ قد نام فرفعه الله وهو نائم لئلا یلحقه خوف۔" (تفسیر خازن ص ۲۴۳ ج ۱)

(۲)......دلیل:

ترجمہ: "اور اس کو قتل نہیں کیا بے شک بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف۔" (سورۃ نساء:۱۵۷،۱۵۸ ترجمہ شیخ الہند)

یہودیوں کی جانب سے محاصرہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے زندہ رفع جسمانی کا جو وعدۂ خداوندی ہوا تھا، اس کے پورا ہونے کی اطلاع مذکورہ بالا آیات کریمہ میں دی گئی ہے۔

لفظ رفع کی تحقیق:

رفع کے لغوی معنی اوپر بتائے جاچکے ہیں، المصباح المنیر میں مذکور ہے:

"لفظ رفع جسموں کے متعلق حقیقی معنی کی رو سے حرکت اور انتقال کے لئے ہوتا ہے، اور معانی کے متعلق جیسا موقع و مقام ہو ویسی مراد ہوتی ہے۔"
(المصباح المنیر ص ۱۳۹)

اس سے معلوم ہوا کہ رفع کے حقیقی وضعی معنی جب کہ اس کا تعلق جسم ہو، یہی ہے کہ اس کو نیچے سے اوپر حرکت دے کر منتقل کردینا، ان حقیقی معنی کو بلا تعذر حقیقۃً ترک نہیں کیا جائے گا، اور بل رفعه الله کو حقیقی معنی پر محمول کرنے میں ذرہ برابر کوئی تعذر ہے نہیں جب کہ محاورات میں اس کی بہت سے نظائر موجود ہیں۔ مثلاً حضرت زینبؓ کے صاحبزادے کے انتقال کی حدیث میں آتا ہے:

"فرفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم" (مشکوٰۃ ص ۱۵۰ ج ۱ باب البکاء)

یعنی ''وہ اِنہٰم (آپ کا نواسہ) آپ
کے پاس اٹھا کر لایا گیا۔''
اور اہل زبان بولا کرتے ہیں:
''رفعت الزرع الی البیدر''
(القاموس اساس البلاغۃ)
''میں کھیت کاٹ کر اور غلہ اٹھا کر
خرمن گاہ میں لے آیا۔''

بہر حال بل رفعہ اللہ میں رفع جسمانی مع الروح تو یقیناً مراد ہے جو اس کا معنی حقیقی ہے کیونکہ ہ ضمیر عیسیٰ کی طرف راجع ہے جو جسد مع الروح کا نام ہے نہ کہ صرف روح کا۔ البتہ اس کے ساتھ معنی کنائی کے طور پر رفع منزلت کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں کیونکہ رفع جسمانی کے ساتھ رفع منزلت بھی پایا جاسکتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

''ورفع ابویہ علی العرش''
(سورہ یوسف: ۱۰۰)
''یوسف علیہ السلام نے اپنے
والدین کو تخت پر چڑھا کر بٹھایا۔''

اور جہاں قرینہ پایا جائے گا وہاں لفظ رفع مجازاً صرف رفع منزلت کے معنی دے گا اس کے ساتھ رفع جسم کے معنی نہیں لئے جاسکتے کیونکہ حقیقۃ ومجاز کا جمع ہونا جائز نہیں ہے، جیسے ارشاد ہے:

''ورفعنا بعضھم فوق بعض
درجات'' (سورہ زخرف: ۳۲)
ترجمہ: ''اور ہم نے ایک کو دوسرے
پر رفعت دے رکھی ہے۔''

بہر حال بل رفعہ اللہ میں نہ تو حقیقی معنی متعذر ہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہے اس لئے یہاں صرف رفع منزلت کے معنی نہیں ہوسکتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو سمجھنے کے لئے ایک آیت بھی کافی تھی مگر قرآن کریم میں دو جگہ صراحتاً لفظ رفع کے ساتھ اس کو بیان فرمایا گیا۔ لیکن بے بصیرت و بے بصارت قادیانی گروہ یہی رٹ لگاتا رہتا ہے کہ: ''سارے قرآن شریف میں میں ایک آیت بھی ایسی نہیں کہ جس سے حضرت مسیح کا زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت ہو۔''
(فسحقالھم)

حالانکہ مذکورہ دو آیتوں کے علاوہ متعدد آیات کریمہ سے رفع عیسیٰ بجسدہ کا مضمون ثابت ہے۔ مثلاً:

۱: ''وان من اھل الکتاب الا
لیؤمنن بہ...'' (نساء: ۱۵۹)
۲: ''وانہ لعلم للساعۃ''
(زخرف: ۶۱)
۳: ''وجیھا فی الدنیا والآخرۃ
ومن المقربین۔'' (آل عمران: ۴۵)
۵: ''لن یستنکف المسیح ان
یکون عبداللہ ولا الملائکۃ
المقربون۔'' (نساء: ۱۷۲)
۶: ''ویکلم الناس فی المھد
وکھلا ومن الصالحین۔''
(آل عمران ۴۶)
۷: ''وکنت علیھم شھیدا
مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت
الرقیب علیھم وانت علی کل شئی
شھید'' (مائدہ: ۱۱۷)
۷: ''وجعلنی مبارکا اینما
کنت'' (مریم: ۳۱)

ان آیات کریمہ سے رفع عیسیٰ کے مسئلہ پر استدلال کی تقریروں کی تفصیلات کتاب شہادت القرآن، مولفہ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے حصہ اول میں ملیں گی۔

۴: حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفع سماوی کے بعد بقید حیات ہیں:

(۱)......دلیل:
''ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ربیعؒ سے روایت کیا ہے کہ نصاریٰ وفد نجران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضورؐ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بحث کی، تا آنکہ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لایموت ہے اور عیسیٰ پر موت آئے گی۔'' (درمنثور ص۳۰۳ ج۲)

معلوم ہوا کہ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، نزول کے بعد ان کی وفات ہوگی۔

(۲)......دلیل:
''حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ: عیسیٰ کو موت نہیں آئی ہے اور وہ قیامت سے قبل تمہاری جانب لوٹیں گے۔'' (ابن کثیر بسند صحیح ج۲ ص۲۳۰)

(۳)......دلیل:
''اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی ان کے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کرے گا۔''
(سورۂ نساء: ۱۵۹ از ترجمہ شیخ الہند)

اس سے متصل پچھلے کلام میں باری تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل و صلب کی نفی فرمادی ہے۔ اس پر سوال ہوسکتا ہے کہ زمین پر تو ان کی موت طبعی نہیں ہوئی، تو کیا آسمان پر اٹھا لئے جانے کے بعد

وہیں وفات پائیں گے۔ اس سوال کا جواب آیت حاضرہ میں دیا گیا ہے کہ وہ ابھی زندہ ہیں اور ان کے نزول کے بعد اس وقت کے تمام یہود ونصاریٰ ان کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔

قیامت سے پہلے اس کی ایک بڑی علامت کے طور پر بعینہٖ وہی مسیح ہدایت (عیسیٰ بن مریم) جو ایک انسان اور نبی ہیں آسمان سے اتریں گے اور مسیح ضلالت (دجال اعور) کو قتل کریں گے پھر ان کی وفات ہوگی:

قرب قیامت میں قتل دجال کے لئے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا مضمون احادیث صحیحہ متواترہ میں صراحتاً آیا ہے جس سے رفع عیسیٰ بھی لزوماً ثابت ہوجاتا ہے جیسا کہ رفع عیسیٰ کا مضمون رفع کی صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں آیا ہے۔

آیات قرآنیہ سے نزول عیسیٰ کا ثبوت:

نزول عیسیٰ کا مضمون دو آیتوں میں اشارتاً قریب بصراحت کے موجود ہے:

۱: "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته" (نساء: ۱۵۹)

ترجمہ: "اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہے گا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔"

۲: "وانه لعلم للساعة" (سورہ زخرف: ۶۱)

ترجمہ: "اور بے شک وہ قیامت کی ایک نشانی ہیں۔"

چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"آسمان سے نزول عیسیٰ قول باری تعالیٰ کہ عیسیٰ قیامت کی علامت ہیں سے ثابت ہے۔ نیز اس ارشاد سے ثابت ہے کہ اہل کتاب ان کی آسمان سے تشریف آوری کے بعد اور موت سے پہلے قیامت کے قریب ان پر ایمان لائیں گے، پس ساری ملتیں ایک ہوجائیں گی۔"

(شرح فقہ اکبر ص ۱۲۶)

ان دو آیتوں کے علاوہ بعض دیگر آیات سے بھی علماء اسلام نے نزول عیسیٰ کو ثابت کیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ردمرزائیت کے زریں اصول افادات حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی دامت برکاتہم)

احادیث نبویہ سے نزول عیسیٰ کا ثبوت:

"حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچانک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے وہ دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی منارہ پر اتریں گے وہ دو زرد چادریں پہنے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے الخ پھر وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے تا آنکہ اسے باب لد کے مقام پر پائیں گے پھر اسے قتل کردیں گے۔"

(مسلم ص ۴۰۱ ج ۲)

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بطور معجزہ ان کے منہ کی ہوا حد نگاہ تک پہنچے گی اور اس سے کافر مریں گے۔

دوسری حدیث:

"حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری خوشی کا اس وقت کیا حال ہوگا جب کہ عیسیٰ بن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (یعنی امام مہدی) تمہارے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ باوجود نبی و رسول ہونے کے امام مہدی کا اقتداء کریں گے۔"

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۳۰۱)

۱: تنبیہ: اس حدیث میں لفظ من السماء کی صراحت ہے۔

۲: تنبیہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

تیسری حدیث:

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم عادل کے طور پر نازل ہوں گے، پس وہ صلیب توڑ ڈالیں گے اور خنزیر قتل کردیں گے، اور جہاد کو ختم کردیں گے اور مال کی افراط اس قدر ہوگی کہ کوئی بھی اس کو قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا...... پھر حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھ لو: "وان من اهل الكتاب الخ" اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ کی ان کے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کرے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔" (بخاری و مسلم ص ۸۰ ج ۱)

آخری قسط

مقدس فریضہ

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر

ترجمہ ''اور جس دن کاٹ کر کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھوں کو کہے گا اے کاش کہ میں رسول کے راستہ پر چلا ہوتا۔ اے خرابی میری کاش کہ میں نہ پکڑتا فلاں کو دوست۔'' (القرآن)

اب دنیا کی اس شب تاریک وسیاہ میں گمراہی وضلالت کی جس زلف گرہ گیر سے تم چاہتے ہو عشق، محبت، دوستی اور مودت قائم کرلو اور جس کو تم چاہتے ہو جان عزیز اور متاع دل دے ڈالو اور جس کے پاس مناسب سمجھتے ہو عقل وفہم کو گروی اور رہن رکھ دو بالآخر ایک دن ایسا بھی ضرور آنے والا ہے جس میں حقیقت خوب نکھر کر سامنے آجائے گی۔

پس اے منکر حق صداقت اس وقت دیکھ لینا کہ ہمارا کاروان رشد وہدایت فوز وفلاح کی کس جودی برحق پر جا کر نکلتا ہے اور رحمت حق کی بے صوت صدا کس کو پکار پکار کر کلیدی کامرانی اور نوید شادمانی دیتی ہے۔ خلافت ربانی اور تمکین فی الارض کی نورانی چادر فرش صحراء پر کس کے لئے بچھتی ہے اور صوت اذان کی شمیم جاں نواز نسیم صبح گاہی کے غیر محسوس جھونکوں کے ساتھ فضائے عالم کو کس کے لئے معطر کرتی ہے؟ اور باوجود ظاہری بے سروسامانی کے کس کے اشارۂ ابرو سے دنیا کی سلطنتوں کے نقشے بدلتے ہیں اور سلاطین عالم کے زبرجدی کے تخت اور ان کا بڑھتا ہوا اقتدار تہ وبالا ہوتا ہے اور کس کے لئے ان کی مہیب اور ہولناک طاقتیں جو آراستہ سامانوں اور رشک فردوس ایوان منظم اور کثیر فوجوں کے بل بوتے پر کھڑی ہیں زیروزبر ہوتی ہیں؟ اور یہ بالکل ایک حقیقت ہے کہ جب روحانی سلطنت وحکومت جلوہ گر ہوتی ہے تو تمام مادی حکمرانیاں اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتی ہیں۔ آخر کہاں ہے وہ قوم جو ہم سے زیادہ مضبوط وتوانا کون ہے؟ کا متکبرانہ اور باغیانہ نعرہ بلند کیا تھا اور کہاں ہیں وہ فوق العادۃ صناعوں کی تنومند اور دراز قد قومیں جنہوں نے پہاڑوں کو موم کی طرح تراش تراش کر ان میں محل وقصور اور بیوت ومساکن بنائے تھے؟ کہاں ہیں وہ صاحب اقتدار قومیں جو تاج وتخت کے جبروت کے ساتھ افق عالم پر چمکیں اور اپنے اقتدار کا سکہ اور لوہا منوا کر دنیا سے روپوش ہوگئیں؟ اور کہاں ہے یونانیوں اور کلدانیوں کی منطق وفلسفہ کی وہ قوت وشوکت جس نے صدیوں قلوب واذہان پر غلبہ قائم رکھا؟ اور کہاں ہے قیصر وکسریٰ کی حیرت انگیز طاقت وسطوت جس کے نام سے دنیا تھراتی تھی کیا آج سطح ارض پر کہیں ان کے وجود اور جسم کا کوئی احساس کیا جاسکتا ہے؟ یا کوئی ادنیٰ سا نقش قدم بھی ان کا پتہ دینے والا ہے؟

پس اے منکر توحید و رسالت اور اے جاحد حشر ونشر اور اے باغی قرآن وحدیث! ملاحظہ کرلینا کہ فتح ونصرت کس کے حصہ میں آئی ہے اور مسرت وخوشی کے شادیانے کس کے لئے بجتے ہیں؟ مگر یاد رکھنا کہ ارشاد خداوندی تو یہ ہے:

ترجمہ ''فوج تو ہماری ہی غالب آکر رہے گی۔''

اور معلوم کرلینا کہ عرش رحمن کے اردگرد مقربین فرشتوں کا معصوم طائفہ اور گروہ کس کے لئے استغفار کا زمزمہ تبریک پیش کرتا ہے اور سدرۃ المنتہیٰ پر سنہری پروانے وجد وسرور میں آکر کس کے لئے رقص کرتے اور کس کے لئے والہانہ اور عقیدتمندانہ استقبال کرتے ہیں اور معائنہ کرلینا کہ ایمان واسلام کا ابر کرم کس کی آنکھوں کا نور بن کر بساط ارضی اور فضائے آسمانی پر چھا کر واللہ متم نورہ (اللہ اپنے نور کو کامل اور مکمل کرنے والا ہے) کا وجد آفریں منظر پیش کرتا ہے اور رگ کائنات میں روحانیت اور تقویٰ کی نبض حیات کس کے لئے پھر متموج ہوتی ہے اور اندازہ کرلینا کہ نرم و نازک خوبصورت اور خوب سیرت حوریں کس کے لئے (ہم ہمیشہ رہیں گی اور کبھی ہلاک نہیں ہوں گے) کے دلکش گیت گاتی اور پرکیف اور وجد آفریں نغمے بلند کرتی ہیں اور کس کے لئے شجرہ طوبیٰ پر نازنین جھولا جھولتی ہیں اور آشکار ہوجائے گا کہ جنت فردوس اور خلد بریں کے داروغے کس کو سلام علیکم طبتم کے زندگی بخش اور روح افزا تحفے پیش کرتے ہیں؟

غرضیکہ اے کفر وبدعت کے دلدادہ! تم بھی دنیوی اور اخروی خسران وحرمان کے منتظر رہو اور ہم بھی دنیا وعقبیٰ کی فتح ونصرت اور کامرانی وشادمانی کے بے چینی اور بے قراری سے منتظر ہیں:

ترجمہ ''اور کہہ دے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے تم کام کئے جاؤ اپنی جگہ پر ہم بھی اپنی جگہ پر کام کرتے ہیں اور تم بھی

انتظار کرو، ہم بھی منتظر ہیں۔" (سورۃ ہود)

مگر اے غافل انسان! تو شرف انسانیت کو کیوں فراموش کر بیٹھا ہے! تیرے سامنے تو رب قدیر نے اپنے معصوم فرشتوں کو بھی جھکا دیا تھا تو اس محسن اور مہربان آقا کے سامنے جھکنے پر کیوں آمادہ نہیں؟ اے غافل اور سرکش انسان تجھے معلوم نہیں کہ جب تو بہ خالص اور مغفرت رب کا بھی ہو رہا ہوتا ہے تو کتا اصحاب کہف بھی عزت و شرف میں انسانوں کے دوش بدوش نظر آنے لگتا ہے اور جب انسان توبہ اور اتباع حق کی بجائے سرکشی سے کام لیتا ہے وہ جمادات اور شقی و منحوس بن کر رہ جاتا ہے تو ایک جلیل القدر نبی (حضرت نوح علیہ السلام) کا لخت جگر اور نور نظر بیٹا اور دوسرے باعظمت نبی اور رسول (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا باپ بھی قانون ایزدی کے تحت اہل نار کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے اور جب خوش نصیبی کا طالع خفتہ بیدار ہوتا اور قسمت کا ستارہ چمکتا ہے تو سرکش اور باغی فرعون کی رفیقہ حیات حضرت آسیہ کے استقبال کے لئے بھی جنت کی حوریں بے چین، بے تاب نظر آتی ہیں اور جب تقدیر کی بدبختی … نحوست کا ظہور ہوتا ہے تو حضرت نوح اور حضرت لوط جیسے جلیل القدر نبیوں کی بیویاں بھی جہنم کے عمیق غار … میں گر کر خدا کے محکم فیصلے کی سزاوار ہوتی ہیں۔ اے غافل انسان تو بھی کبھی خود اس غلط روش کا جائزہ لے اور خود اپنی بصیرت سے اندازہ کر لے کہ اس روش کا نتیجہ اور ثمرہ کیا مرتب ہوگا اور بہت کافی ہو چکا ہے۔ تیرے جاگنے کا وقت … ہو چکا ہے اور تو … سے بھی … تو

کہاں کی غفلت کی … مسافر …
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوئے؟ تو کس غفلت میں پڑا ہے؟ کیا تجھے نظر نہیں آتا کہ ہولناک اور المناک طوفان، سیلاب، آگ اور زمینوں کو غرقاب کر رہے ہیں تو دیکھ … شہروں اور بستیوں کے کھنڈروں، سرخ سرخ خون کی ندیوں اور میدان کارزار میں تڑپتی ہوئی انسانی لاشوں کے تودوں پر تیری نگاہ پڑے تو تو سمجھ … ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کی تباہ کاریوں، تاریک دھوؤں اور زہریلی گیسوں کی مسموم فضا سے تیرے ہوش و حواس گم ہوں تو پھر تو … بندوقوں اور توپوں کے شور دھماکوں اور گھن گرج سے ساری فضا معمور ہو تو پھر تو … آہ و بکا … کی چیخ آوازیں تیرے کانوں میں پڑیں تو پھر تو راہ راست پر آ۔ … ظالم اور درندہ اقوام کے ہاتھوں مظلوم و مقہور قوموں کے بے گناہ خون کی نہریں بہائی جا رہی ہیں تو پھر تو ہوش میں آ۔ … ہلاکت، دشمن، درندگی اور ظلم و ستم کے خونیں مناظر ایک ایک کر کے تیری آنکھوں کے سامنے آئیں تو پھر تو سر تسلیم خم کر۔ اے غافل انسان تو کسی … واحد … جو … تیرے اندر … اور … تیری موعظت اور عبرت کے لئے کافی نہیں؟ اور تیرے بدن کا ایک ایک رونگٹا … بیدار ہونے والی خیر … تجھے متنبہ اور ہوشیار کرنے کے لئے … وہاں … نہیں … اور تیرے

دل اور نفس کی … اور … سب سے … تم زمانے تجھے خالق کائنات کے سامنے جھکنے کی تلقین نہیں کرتے؟ اے … ناقص انسان … تیرے نفس میں … کے … ختم کرنے کے لئے … موجود نہیں؟ ارشاد خداوندی ہے۔

[illegible]
[illegible]
(… الذاریات)

اے … انسان … کو … پر … [illegible]

[illegible]

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

اخبار ختم نبوت

اظہار تعزیت

جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب (بھکر) کے بھائی نظام الدین فریدی صاحب' جوہر آباد میں طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعتی قائدین اور رفقاء نے جناب ڈاکٹر صاحب' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' جناب جمال عبدالناصر شاہد اور جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ تمام قارئین اور جملہ احباب ختم نبوت سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن' مدرسہ مجددیہ نقشبندیہ دیوبندیہ گوجرانوالہ کے بانی اور مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کی انتظامیہ کے سابق رکن الحاج محمد ابراہیم عرف حاجی کالے خاں البدر اسٹور والے بقضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عالمی انجمن خدام الدین کے سربراہ مولانا ڈاکٹر محمد اجمل قادری' پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی' مدرسہ نصرت العلوم کے نائب شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن' جمعیت علماء اسلام کے مولانا سید عبدالمالک شاہ' میاں محمد عارف ایڈووکیٹ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد ثاقب' پروفیسر حافظ محمد انور' حافظ محمد اعظم خاکی' سید احمد حسین زید' حافظ گلزار احمد آزاد' حافظ احسان الواحد' شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم ہزاروی' مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی' محمد امان اللہ قادری' حافظ محمد الیاس قادری اور شہر بھر کے علمائے کرام صوبائی' بلدیاتی نمائندگان نے شرکت کی۔ مرحوم مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام کے سرگرم رہنما تھے۔ اور حاجی عبدالمتین مرحوم البدر اسٹور والے کے والد ماجد تھے۔ حاجی محمد متین کی اس موقع پر حضرت شاہ نفیس الحسینی نے دستار بندی فرمائی۔ مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے حاجی محمد متین سے مرحوم کی رحلت پر ان کے گھر جاکر بھی تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی سئیات سے درگزر فرماکر درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

فون: 745573
عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صراف بازار، میٹھادر، کراچی

بقیہ: توضیح وتشریح الوکیل جل جلالہ

وڈیرے اور جاگیرداروں کو خوف خدا کیوں نہیں ہوتا؟ مدت سے کیوں نہیں ڈرتے؟ آخر مرنا ہے۔

آخر مرنا ہے پیمانہ عمر بھرنا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی بھگتاؤ آخر دنیا سے سفر کرنا ہے

اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا ہی مانگ سکتے ہیں۔

عصر حاضر میں مجموعی حالات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے بے سروسامان نہتے مسلمانوں پر ہر طرف سے ہر طاغوتی قوت کا پنجہ گرتا ہے' حالانکہ تاریخ اسلام مسلمانوں کے زریں ادوار حکومت کی گواہ ہے کہ مسلمان قوم ہمیشہ امن و آشتی اور سلامتی کی علمبردار رہی ہے۔ ماضی قریب تک اگر یہ کہا جائے کہ امن عالم کا استحکام مسلمان قوم کی مرہون منت رہا ہے تو بے جا نہ ہوگا' لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کو دشمن نے اندرونی خلفشار میں مبتلا کرا رکھا ہے تو دوسری طرف قوم مسلم کے عالمی وقار کو مجروح کرنے کے لئے "دہشت گرد قوم" باور کرانے کے لئے ہر طرح کے ذرائع کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔ ان حالات میں ہمیں ایک زندہ و پائندہ اور پر امن قوم ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اسباب دنیا کو بروئے کار لانا چاہئے اور دوسری طرف اسی الوکیل جل جلالہ پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہئے۔ ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے صرف ایک الوکیل جل جلالہ کا سہارا لینا چاہئے جو تمام بنی نوع انسان کا خالق و مالک' پروردگار ہے اور سب کی کفایت و کفالت کرنے والا ہے۔

یارب العالمین ہمارے ایمان وایقان میں اضافہ فرما اور ہمیں ہمارے دشمنوں سے محفوظ و مامون فرما اور ساری انسانیت کو ہدایت دے دے۔ (آمین)

اے الوکیل جل شانہ ہم تجھ پر مکمل بھروسہ' اعتماد اور یقین رکھتے ہیں' تو ہمیں اپنی حفاظت وصیانت میں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک ہماری زندگی ہمارے لئے مفید ہو' جب زندگی مفید نہ ہو تو خاتمہ بالخیر فرما۔

(آمین یارب الکریم)

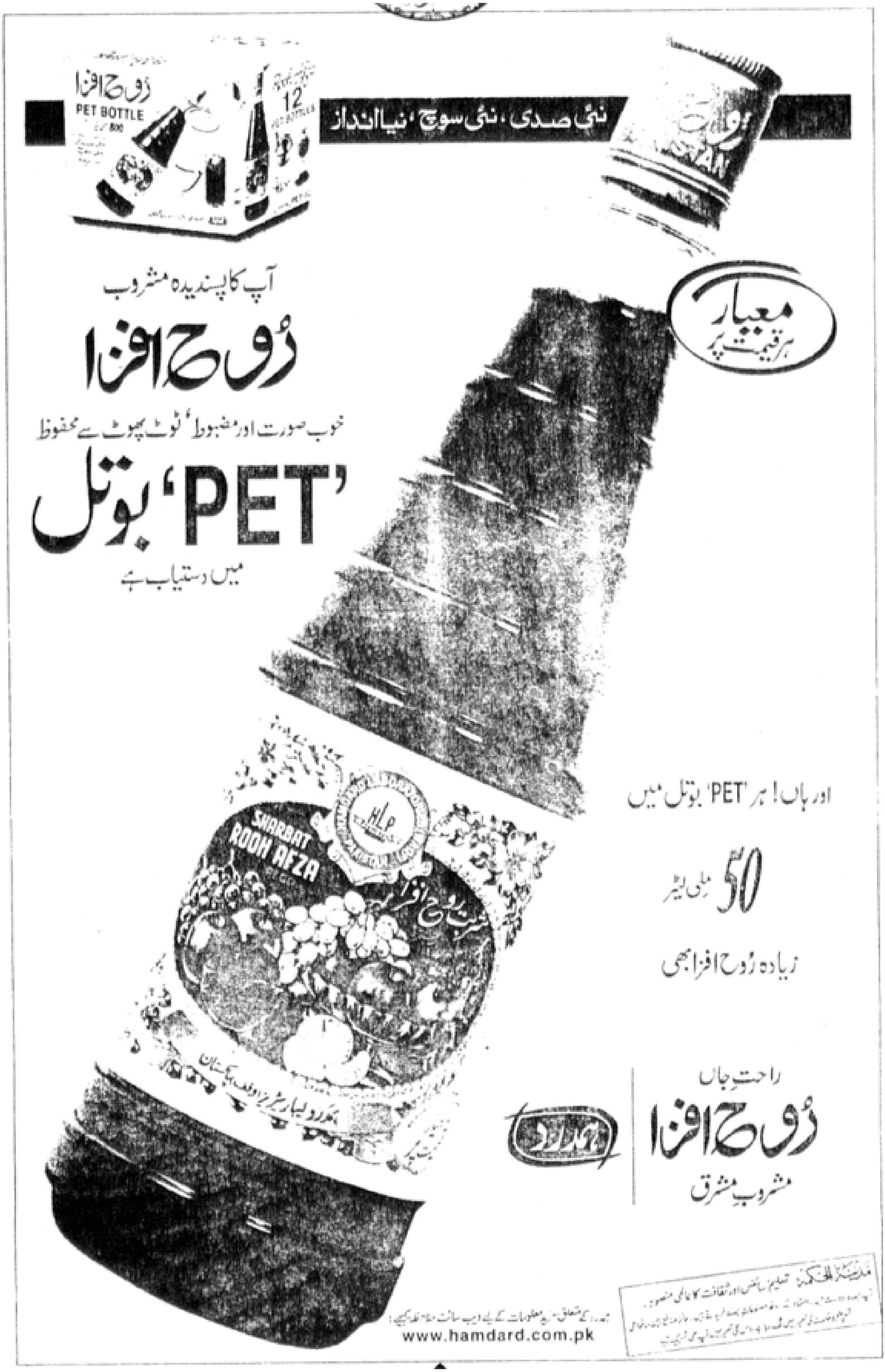

نئی صدی ، نئی سوچ ، نیا انداز
PET BOTTLE
آپ کا پسندیدہ مشروب
رُوح افزا
خوب صورت اور مضبوط ، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
معیار
ہر قیمت پر
SHARBAT ROOH AFZA
اور ہاں ! ہر 'PET' بوتل میں
50 ملی لیٹر
زیادہ رُوح افزا بھی
راحتِ جاں
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
www.hamdard.com.pk

یا اسفیٰ علیٰ یوسف

قاری قیام الدین حسینی

وہ خاک و خون میں اپنے نہا گئے یوسفؒ
ہمیں فراق میں اپنے رُلا گئے یوسفؒ

جو راہ حق میں لگائیں گے جان کی بازی
وہ مر کے زندہ ہیں مژدہ سنا گئے یوسفؒ

یہ جان ان کی امانت ہے جب کہیں دے دو
نہا کے خون میں سب کو بتا گئے یوسفؒ

فقیہ و شیخ بھی تھے حق کے ترجمان بھی تھے
ہزاروں علم کے دریا بہا گئے یوسفؒ

شبانہ روز تھے جس کی تلاش میں بے چین
خدا کا شکر ہے منزل وہ پاگئے یوسفؒ

بجھاسکے نہ کبھی جن کو تند و تیز ہوا
دیئے قرآن کے ایسے جلاگئے یوسفؒ

صراط مستقیم کا سائل نے جب پتہ پوچھا
کتاب لکھ کے قلم کو سجاگئے یوسفؒ

دکان علم بھی تھے اور عمل کے پیکر بھی
فقط کہا نہیں کرکے دکھا گئے یوسفؒ

جو اہل کفر کو اس مرد حق نے للکارا
ہوئے فرار وہ گویا چبا گئے یوسفؒ

یہ باغ ختم نبوت سدا بہار رہے
اسی میں زندگی اپنی کھپا گئے یوسفؒ

جو اختلاف کی ظلمت میں حق کے تھے جویا
تو راہ راست پہ ان کو لگا گئے یوسفؒ

ہزاروں پھول تھے گلشن میں ان میں ان کو چنا
نہ جانے موت کو کیوں اتنے بھاگئے یوسفؒ

وہ دیکھو یوسفین بنے مجمع البحرین
جو مر کے پہلوئے یوسفؒ میں آگئے یوسفؒ

یہ کہہ کے جیش محمدؐ کا میں سپاہی ہوں
مجاہدین کے پاؤں جماگئے یوسفؒ

جناب خیر محمدؒ کے آپؒ تھے تلمیذ
توفیق خیر کی دولت لٹا گئے یوسفؒ

جناب یحییٰ ہوں وہ یا کہ ہوں عتیق و سعید
انہیں بھی دین کا وارث بنا گئے یوسفؒ

حسینیؔ تو جو اکابر کا ہے کفش بردار
یہی تو بات دلوں میں بٹھا گئے یوسفؒ

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرین، سیرت اصحاب، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

محمد رسول اللہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنایئے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے